5۔	1930	خطبہ الہ آباد
6۔	1930-32	گول میز کانفرنسیں
7۔	1933	چوہدری رحمت علی نے پاکستان کا نام تجویز کیا
8۔	1939	یوم نجات / دوسری جنگ عظیم شروع / کانگریسی وزراتیں ختم
9۔	1942	کرپس مشن
10۔	1944	گاندھی جناح مذاکرات
11۔	مارچ 1944	سی آر فارمولا کی حتمی شکل
12۔	8 اپریل 1944	سی آر فارمولا سے قائداعظم کو آگاہ کیا
13۔	1945	ویول پلان / شملہ کانفرنس
14۔	دسمبر 1945	مرکزی اسمبلی کے انتخابات
15۔	فروری 1946	صوبائی اسمبلی کے انتخابات
16۔	19 اپریل 1946	دہلی کنونشن
17۔	1945	لیبر پارٹی کی حکومت
18۔	16 مئی 1946	کابینہ مشن پلان کا اعلان
19۔	16 اگست 1946	یوم راست اقدام
20۔	ستمبر 1946	عبوری حکومت
21۔	3 جون 1947	منصوبہ تقسیم ہند
22۔	مارچ 1947	لارڈ ماؤنٹ بیٹن وائسرائے بنا
23۔	635	دیسی ریاستیں
24۔	14 اگست 1947	قیام پاکستان
25۔	15 اگست 1947	ہندوستان کی آزادی
26۔	1948	واسکوڈے گاما افریقہ کے ساحل پر

www.ilmkidunya.com

27۔	1757	جنگ پلاسی
28۔	1764	بکسر کی لڑائی
29۔	1799	ٹیپو سلطان شہید
30۔	1858	ایسٹ انڈیا کمپنی ختم
31۔	25 دسمبر 1876	قائداعظم کی پیدائش
32۔	1892	قائداعظم لنکن ان میں داخل
33۔	1896	قائداعظم بمبئی میں وکالت
34۔	1906	قائداعظم کانگریس کے اجلاس میں شریک
35۔	1913	قائداعظم مسلم لیگ میں شامل
36۔	1916	میثاق لکھنو
37۔	1919	مانٹیگو چمسفورڈ اصلاحات / رولٹ ایکٹ
38۔	1927	تجاویز دہلی
39۔	1928	نہرو رپورٹ
40۔	1929	قائداعظم کے چودہ نکات
41۔	11 ستمبر 1948	قائداعظم کی وفات
42	18 جولائی 1947	قانون آزادی ہند

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات (مشقی سوالات)

1۔ قرارداد لاہور کس نے پیش کی۔

(الف) فضل حق (ب) علامہ اقبال (ج) محمد علی جوہر (د) سر آغا خان

2۔ سندھ مسلم لیگ نے الگ وطن کی قرارداد پیش کی۔

(الف) 1908 (ب) 1918 (ج) 1928 (د) 1938

3۔ 1942 میں کس کی قیادت میں برطانیہ نے کمیشن برصغیر بھیجا۔

(الف) الارنس (ب) ریڈ کلف (ج) کرپس (د) لارڈ ویول

4۔ قائداعظم نے چودہ نکات پیش کیے۔

(الف) 1909 (ب) 1919 (ج) 1929 (د) 1939

5۔ کرپس مشن کب برصغیر آیا؟

(الف) 1940 (ب) 1942 (ج) 1945 (د) 1946

6۔ دہلی میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر منتخب اسمبلی ارکان کا کنونشن ہوا۔

(الف) 12 اپریل 1946 (ب) 18 اپریل 1946 (ج) 19 اپریل 1946 (د) 20 اپریل 1946

7۔ 19 اپریل 1946 دہلی میں مسلم لیگی ارکان کے کنونشن کی صدارت کی۔

(الف) لیاقت علی خان (ب) سردار عبدالرب نشتر (ج) علامہ اقبال (د) قائداعظم

8۔ مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان میثاق لکھنو ہوا۔

(الف) 1916 (ب) 1926 (ج) 1936 (د) 1946

9۔ 1946 کی عبوری حکومت میں کتنے مسلم لیگی وزرا شامل تھے۔

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

10۔ قانون آزادی ہند منظور ہوا۔

(الف) 14 اگست 1947 (ب) 18 جولائی 1947 (ج) 24 اکتوبر 1948 (د) 3 جون 1947

11۔ تجاویز دہلی کا سن ہے۔

(الف) 1926 (ب) 1927 (ج) 1928 (د) 1929

12۔ 1946 میں مسلم لیگ نے یوم راست اقدام منایا۔

(الف) 10 اگست (ب) 12 اگست (ج) 14 اگست (د) 16 اگست

13۔ جنگ عظیم دوم کا آغاز کس سال میں ہوا؟

(الف) 1914 (ب) 1919 (ج) 1939 (د) 1945

14۔ جنگ پلاسی کب ہوئی؟

(الف) 1557 (ب) 1657 (ج) 1757 (د) 1857

www.ilmkidunya.com

15۔ قائداعظم مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔

(الف) 1912 (ب) 1913 (ج) 1916 (د) 1919

16۔ تقسیم برصغیر کے وقت کتنی دیسی ریاستیں تھیں۔

(الف) 605 (ب) 615 (ج) 625 (د) 635

17۔ شملہ کانفرنس منعقد ہوئی۔

(الف) 1942 (ب) 1945 (ج) 1946 (د) 1947

18۔ رولٹ ایکٹ نافذ ہوا۔

(الف) 1914 (ب) 1916 (ج) 1918 (د) 1919

19۔ کابینہ مشن پلان کب ہندوستان آیا؟

(الف) 1940 (ب) 1942 (ج) 1944 (د) 1946

20۔ ہندوستان چھوڑ دو تحریک چلائی۔

(الف) گاندھی (ب) حاجی شریعت اللہ (ج) محمد علی جوہر (د) قائداعظم

21۔ 1946 کے صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں مسلمانوں کو کتنی نشستیں ملیں؟

(الف) 418 (ب) 428 (ج) 438 (د) 448

22۔ کابینہ مشن پلان کتنے وزراء پر مشتمل تھا۔

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

23۔ تقسیم ہند کے وقت وائسرائے ہند تھا۔

(الف) لارڈ ویول (ب) کرپس (ج) ریڈ کلف (د) لارڈ ماؤنٹ بیٹن

24۔ جناح گاندھی مذاکرات کا آغاز ہوا۔

(الف) ستمبر 1944 (ب) اکتوبر 1944 (ج) نومبر 1944 (د) دسمبر 1944

{جوابات}

1	الف	4	ج	7	د	10	ب	13	ج	16	د	19	د	22	ب
2	د	5	ب	8	الف	11	ب	14	ج	17	ب	20	الف	23	د
3	ج	6	ج	9	د	12	د	15	ب	18	د	21	ب	24	الف

www.ilmkidunya.com

{مختصر جوابات (مشقی سوالات)}

س: قائداعظم کے مسلم لیگ کے 1940ء کے لاہور اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے خطبہ کے دو نکات بیان کریں۔

ج: **قائداعظم کے صدارتی خطبہ کے اہم نکات:**

مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں ان کے رسم رواج روایات، مذہب جدا ہے۔ صدیوں سے ساتھ ساتھ رہنے کے باوجود ہندو اور مسلمان اپنی جداگانہ دیپچان رکھتے ہیں۔ متحدہ برصغیر کی صورت میں مسلمانوں کے حقوق کی ضمانت نہیں ہے۔

برطانوی ہند ایک برصغیر ہے ملک نہیں اور نہ ہی یہ ایک قوم کا وطن ہے یہاں کئی قومیں رہ رہی ہیں ان کے مفادات الگ ہیں۔

س: **جناح گاندھی مذاکرات 1944 میں قائداعظم کا جواب تحریر کریں۔**

ج: **قائداعظم کا جواب:**

قائداعظم نے گاندھی کے انداز کو دھوکا قرار دیا اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کی آزادی سے قبل پاکستان کا مسئلہ انگریزوں کو حل کرنا چاہیے کیونکہ کانگریس اور گاندھی پر کس صورت اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

س: **کن اہم شخصیات نے برصغیر کو تقسیم کرنے کی رائے پیش کی؟**

ج: **اہم شخصیات:**

درج ذیل اہم سیاسی شخصیات نے برصغیر کو تقسیم کرنے کی رائے پیش کی۔

(i) سید جمال الدین افغانی (ii) عبدالحلیم شرر (iii) مولانا محمد علی جوہر (iv) قائداعظم (v) علامہ اقبال

س: **کابینہ مشن پلان میں صوبائی گروپ کی تشکیل کیسے ہوئے؟**

ج: **صوبائی گروپ:**

کابینہ مشن پلان میں صوبائی گروپ کی تشکیل اسطرح ہوئی۔

اے = ممبئی، مدراس، اڑیسہ، بہار، سی پی، یوپی

بی = پنجاب، سرحد (KPK) سندھ

سی = بنگال، آسام

س: **ویول پلان کے کوئی سے تین نکات لکھیں۔**

ج: **ویول پلان کے نکات:**

ویول پلان کے تین نکات درج ذیل ہیں۔

(i) مستقبل کا دستور برصغیر کی تمام سیاسی طاقتوں کی مرضی سے ہوگا

(ii) مرکز میں انتظامی کونسل تشکیل دینے کے بعد صوبوں میں بھی انتظامی کونسلیں ہوں گی۔

(iii) گورنر جنرل کی انتظامی کونسل بنائی جائے گی۔ ان میں 6 ہندو اور 5 مسلمان ہونگے۔

س: **عام انتخابات 46-1945 میں کانگریس اور مسلم لیگ کا منشور بیان کریں۔**

ج: **انتخابی منشور:**

عام انتخابات 46-1945 میں کانگریس اور مسلم لیگ کا منشور درج ذیل ہے۔

کانگریس: کا منشور تھا کہ جنوبی ایشیا کو ایک وحدت کی صورت میں آزاد کرایا جائے گا۔ تقسیم کی کوئی سکیم قابل قبول نہیں ہوگی۔

مسلم لیگ: چاہتی تھی کہ قرارداد پاکستان کے مطابق جنوبی ایشیا کو تقسیم کردیا جائے مسلم اکثریتی علاقے میں مسلمانوں کو مکمل اقتدار حاصل ہوجائے۔

www.ilmkidunya.com

س: قرارداد پاکستان کا متن بیان کریں۔

ج: قرارداد پاکستان کا متن:

اس قرارداد میں قرار پایا کہ مسلم لیگ کے اجلاس کی یہ مسلمہ رائے ہے کہ کوئی آئینی منصوبہ اس ملک میں قابل عمل نہیں ہوگا تاوقتیکہ بنیادی اصولوں پر تیار نہ کیا گیا ہو۔ جغرافیائی طور پر متصل وحدتوں کی درجہ بندی ایسے خطوں میں کی جائے جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے ان خطوں میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

س: عبوری حکومت میں شامل پانچ مسلم لیگی وزرا کے نام لکھیں۔

ج: عبوری حکومت:

1946 میں ہندوستان میں عبوری حکومت میں شامل پانچ مسلم لیگی وزراء کے نام درج ذیل ہیں۔

(i) لیاقت علی خان (ii) سردار عبدالرب نشتر (iii) آئی آئی چندریگر (iv) راجہ غضنفر علی خان (v) جوگندر ناتھ منڈل

س: کابینہ مشن پلان 1946 کے ارکان کے نام لکھیں۔

ج: کابینہ مشن پلان کے ارکان:

1946 میں کابینہ مشن پلان کے ارکان کے نام درج ذیل ہیں۔

(i) کرپس (ii) ای۔وی۔ الیگزنڈر (iii) پیتھک لارنس

س: رولٹ ایکٹ 1919 پر قائداعظم کا مؤقف بیان کریں۔

ج: قائداعظم کا مؤقف

1919 میں رولٹ نے ایک ایکٹ پاس کرایا یہ ایک کالا قانون تھا قائداعظم نے اس کے خلاف آواز بلند کی حکومت برطانیہ سے کہا کہ جو قوم امن کے زمانے میں میں کالے قانون بناتی ہے وہ مہذب قوم نہیں ہے۔

س: بھارت نے کشمیر پر کیسے قبضہ کیا؟

ج: بھارت کا کشمیر پر قبضہ:

لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے قول کے مطابق ریاستوں کا فیصلہ استصواب رائے سے ہوگا کشمیری عوام پاکستان سے الحاق کے حق میں تھے لیکن وہاں کا ہندو راجہ پاکستان کے خلاف تھا انڈیا نے فوج کشی کے ذریعے کشمیر پر قبضہ کرلیا۔

س: 3 جون 1947 کے منصوبے کے تحت کل جماعتی کانفرنس کا انعقاد بیان کریں۔

ج: کل جماعتی کانفرنس:

لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے لندن سے واپسی پر ایک کل جماعتی کانفرنس بلائی جس میں قائداعظم، لیاقت علی خان سردار عبدالرب نشتر، پنڈت نہرو، سردار پٹیل اور بلدیو سنگھ نے شرکت کی ہر جماعت کے نمائندوں سے ملاقاتیں کیں دوسرے اجلاس میں منظوری دی گئی۔

س: قائداعظم نے سفیر امن کا خطاب کیسے پایا۔

ج: سفیر امن:

1916ء میں قائداعظم نے میثاق لکھنو کے تحت دونوں قوموں کو آپس میں متحد کرایا مسلمانوں کے لیے ہندوؤں سے جداگانہ انتخابات کا حق منوا لیا۔ اور سفیر امن کہلائے۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

{اضافی سوالات}

1۔ کس صدی عیسوی میں بہت سی قوموں کو آزادی نصیب ہوئی۔

(الف) 18ویں (ب) 19ویں (ج) 20ویں (د) 21ویں

2۔ خیری برادران کہا جاتا ہے۔

(الف) عبدالجبار عبدالستار (ب) قائداعظم علامہ اقبال (ج) رحمت علی محمد علی (د) شاہ ولی اللہ شریعت اللہ

3۔ قرارداد پاکستان کہاں منظور ہوئی۔

(الف) لاہور جناح باغ (ب) لاہور اقبال پارک (ج) لاہور گلشن پارک (د) لاہور سٹی پارک

4۔ مسلمان کس کے غلبے سے خط ہونا چاہتے تھے۔

(الف) انگریزوں (ب) یہودیوں (ج) ہندوؤں (د) سکھوں

5۔ ہندو جماعتیں کس کے قیام کا اعلان کر رہی تھیں۔

(الف) تلک راج (ب) انگریز راج (ج) رام راج (د) بدھ مت راج

6۔ مسلمانوں کو مساوی معاشرتی درجہ دینے کو تیار نہ تھے۔

(الف) انگریز (ب) ہندو (ج) سکھ (د) گاندھی

7۔ برطانیہ سے کونسا ملک جدا ہوا؟

(الف) سوئیٹزرلینڈ (ب) گرین لینڈ (ج) آئرلینڈ (د) انگلینڈ

8۔ برطانوی ہند ایک ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے ملک نہیں

(الف) ریاست (ب) برصغیر (ج) براعظم (د) مملکت

9۔ قرارداد لاہور کو سب سے پہلے کس نے قرارداد پاکستان لکھا۔

(الف) برطانوی پریس (ب) ہندو پریس (ج) امریکی پریس (د) مسلم لیگ

10۔ قائداعظم نے گاندھی کو کہاں ملنے کی پیش کش کی۔

(الف) کلکتہ (ب) ممبئی (ج) پٹنہ (د) دہلی

11۔ گاندھی نے کس کے ساتھ مل کر مسلم لیگ کے خلاف سازش کی۔

(الف) راج گوپال (ب) نہرو لال (ج) منوہر راج (د) وائسرائے

12۔ سی آر فارمولا کو کب حتمی شکل دی گئی؟

(الف) مارچ 1944 (ب) اپریل 1944 (ج) مارچ 1945 (د) مارچ 1946

13۔ قائداعظم کو سی آر فارمولا سے کب آگاہ کیا گیا۔

(الف) 8 اپریل 1944 (ب) 8 مارچ 1944 (ج) 8 فروری 1944 (د) 8 جنوری 1946

14۔ کانگریس انتظامی ڈیفنس کونسل کی سیٹ پر کس کا تقرر چاہتی تھی؟

(الف) ملک خضر حیات (ب) ابوالکلام آزاد (ج) سر سید احمد خان (د) سردار عبدالرب نشتر

15۔ لارڈ ویول انتظامی کونسل میں کس کو شامل کرنا چاہتا تھا۔

(الف) لیاقت علی خان (ب) خضر حیات (ج) سردار عبدالرب نشتر (د) ابوالکلام آزاد

16۔ کابینہ مشن پلان کی تجاویز کب دی گئیں؟

(الف) 12 مئی 1946ء (ب) 16 مئی 1946ء (ج) 20 اگست 1946ء (د) 16 ستمبر 1946ء

17۔ واسکوڈے گاما کی آمد سے کونسا سلسلہ شروع ہوا؟

(الف) تجارت (ب) یورپی تاجران کا (ج) انگریزوں کا (د) پرتگالیوں کا

18۔ میسور ریاست کے حکمران تھے۔

(الف) میر قاسم (ب) حیدر علی (ج) برصغیر (د) جہانگیر

19۔ برصغیر میں سفیر امن کسے کہا گیا۔

(الف) قائداعظم (ب) سرسید احمد خان (ج) علامہ اقبال (د) گاندھی

20۔ سر سڈنی نے کونسا ایکٹ پاس کرایا۔

(الف) برطانوی ایکٹ (ب) ایکٹ 1935 (ج) رولٹ ایکٹ (د) ہندی ایکٹ

21۔ رولٹ ایکٹ کب منظور ہوا؟

(الف) 1916 (ب) 1917 (ج) 1918 (د) 1919

22۔ قرارداد پاکستان پیش کرنے والے مولوی فضل حق کا لقب کیا تھا؟

(الف) شیر ہند (ب) شیر پنجاب (ج) شیر بنگال (د) شیر مسیور

23۔ چکروٹی راج گوپال اچاریہ کا تعلق تھا۔

(الف) دہلی سے (ب) پنجاب سے (ج) مدراس سے (د) ممبئی سے

24۔ سی آر فارمولا کے نکات تھے۔

(الف) 5 (ب) 6 (ج) 7 (د) 8

25۔ 19 اپریل 1946 کو مسلم لیگ کے منتخب ارکان اسمبلی کا کنونشن ہوا۔

(الف) دہلی میں (ب) الہ آباد میں (ج) کلکتہ میں (د) ڈھاکہ میں

26۔ ویول پلان کے نکات تھے۔

(الف) 2 (ب) 4 (ج) 6 (د) 8

27۔ 1945 میں مرکزی اسمبلی کے انتخابات کس بنیاد پر کرائے گئے۔

(الف) مخلوط طریقہ (ب) جداگانہ طریقے (ج) متحدہ طریقے (د) جمہوری طریقے

www.ilmkidunya.com

28۔ 1945 کے انتخاب میں مسلمانوں کیلئے مرکزی اسمبلی میں مخصوص نشستیں تھیں۔

(الف) 15 (ب) 20 (ج) 25 (د) 30

29۔ حسین شہید سہروردی کا تعلق کس صوبہ سے تھا۔

(الف) بنگال (ب) سندھ (ج) پنجاب (د) بلوچستان

30۔ کابینہ مشن پلان کے بنیادی نکات تھے۔

(الف) 6 (ب) 5 (ج) 4 (د) 3

31۔ جوگندر ناتھ منڈل کا تعلق کس برادری سے تھا۔

(الف) اچھوت (ب) عیسائی (ج) برہمن (د) کھشتری

32۔ برطانوی وزیراعظم نے برصغیر سے برطانوی راج کب تک ختم کرنے کا اعلان کیا۔

(الف) جون 1948 (ب) جون 1947 (ج) جون 1946 (د) جون 1945

33۔ صوبہ پنجاب اور بنگال کی حد بندی کمیشن کا سربراہ تھا۔

(الف) ماؤنٹ بیٹن (ب) لارڈ ویول (ج) لارڈ منٹو (د) ریڈکلف

34۔ بکسر کی لڑائی ہوئی۔

(الف) 1757ئ (ب) 1761ئ (ج) 1764ئ (د) 1857ء

35۔ کانگریسی وزارتیں قائم ہوئیں۔

(الف) 1937 (ب) 1938 (ج) 1939 (د) 1940

36۔ انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی ختم کی۔

(الف) 1757 (ب) 1857 (ج) 1858 (د) 1859

37۔ نوآبادیاتی نظام برصغیر میں کب تک قائم رہا۔

(الف) 1937 (ب) 1940 (ج) 1947 (د) 1948

38۔ نہرو رپورٹ پیش کی گئی۔

(الف) 1928 (ب) 1929 (ج) 1930 (د) 1932

39۔ کانگریس وزارتیں کب ختم ہوئیں؟

(الف) 1937 (ب) 1938 (ج) 1939 (د) 1940

40۔ لکھنو کے مقام پر 1937ء میں مسلم لیگ کے اجلاس میں قائداعظم کو متفقہ لیڈر تسلیم کیا گیا

(الف) ستمبر (ب) اکتوبر (ج) نومبر (د) دسمبر

www.ilmkidunya.com

41۔ لندن میں کل گول میز کانفرنس ہوئیں

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

42۔ لندن میں ہونے والی پہلی گول میز کانفرنس ہوئی۔

(الف) 1930 (ب) 1931 (ج) 1932 (د) 1933

43۔ لندن میں ہونے والی تیسری گول میز کانفرنس ہوئیں۔

(الف) 1930 (ب) 1931 (ج) 1932 (د) 1933

44۔ قائداعظم محمد علی جناح کراچی میں کب پیدا ہوئے۔

(الف) 25 دسمبر 1876 (ب) 25 دسمبر 1877 (ج) 25 دسمبر 1890 (د) 25 دسمبر 1898

45۔ قائداعظم اعلیٰ تعلیم کیلئے لندن روانہ ہوئے۔

(الف) 1890 (ب) 1892 (ج) 1891 (د) 1896

46۔ قائداعظم نے ممبئی میں وکالت شروع کی۔

(الف) 1890 (ب) 1892 (ج) 1891 (د) 1896

47۔ قائداعظم کتنے سال کی عمر میں سندھ مدرسہ الاسلام میں داخل ہوئے۔

(الف) 6 سال (ب) 8 سال (ج) 10 سال (د) 12 سال

{جوابات}

1	ج	7	ج	13	الف	19	الف	25	الف	31	الف	37	ج	43	ج
2	الف	8	ب	14	ب	20	ج	26	ب	32	الف	38	الف	44	الف
3	ب	9	ب	15	ب	21	د	27	ب	33	د	39	ج	45	ب
4	ج	10	ب	16	ب	22	ج	28	د	34	ج	40	ب	46	د
5	ج	11	الف	17	ب	23	ج	29	الف	35	الف	41	ب	47	ج
6	ب	12	الف	18	ب	24	ج	30	الف	36	ج	42	الف		

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

{اضافی سوالات}

س: قرارداد پاکستان کے اجلاس مین کون سی شخصیات نے شرکت کی تھی؟

ج: **قرارداد پاکستان اور اہم شخصیات:**

قرارداد پاکستان کے اجلاس میں مندرجہ زیل اہم شخصیات نے شرکت کی۔

آئی آئی چندریگر　　مولانا ظفر علی خان　　بیگم محمد علی جوہر　　قاضی محمد عیسیٰ

چوہدری عتیق الزمان　　عبداللہ ہارون　　سردار عبدالرب نشتر

س: قرارداد پاکستان کے پس پردہ کیا محرکات تھے؟

ج: **قرارداد پاکستان کے محرکات:**

قرارداد پاکستان کے پس پردہ محرکات مندرجہ ذیل ہیں۔

- مسلمان ہندومت کے غلبے سے آزادی چاہتے تھے۔
- ہندو رسم رواج کا قیام چاہتے تھے۔
- اگر متحدہ برصغیر آزاد ہوتو ہندو اکثریت کی حکومت قائم ہوجاتی۔

س: اب یا کبھی نہیں کیا ہے۔

ج: **اب یا کبھی نہیں:**

چوہدری رحمت علی نے ایک پمفلٹ (اب یا کبھی نہیں) تیار کر کے لندن میں ہونے والی تیسری گول میز کانفرنس کے شرکاء میں تقسیم کیا۔

س: قرارداد لاہور پر کیا ردعمل سامنے آیا؟

ج: **قرارداد لاہور پر ردعمل:**

ہندوں نے قرارداد کے خلاف منفی ردعمل ظاہر کیا اس کا مذاق اڑایا۔ گاندھی اور ہندوؤں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے اس کو مسترد کر دیا۔ برطانوی پریس نے بھی اپنے انداز میں اس قرارداد کی مخالفت کی اسے جناح کا پاکستان قرار دیا۔

س: کرپس مشن کب برصغیر آیا اور اس کا سربراہ کون تھا؟

ج: **کرپس مشن:**

برطانوی حکومت نے 1942 میں سر سٹفیورڈ کرپس کی قیادت میں ایک مشن برصغیر بھیجا۔

س: کرپس مشن کا بڑا مقصد کیا تھا؟

ج: **کرپس مشن کا مقصد**

1942 میں کرپس مشن کا بڑا مقصد یہ تھا کہ برصغیر کی تمام سیاسی پارٹیوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحدہ کیا جائے اور حکومت برطانیہ کے خلاف بڑھتی ہوئی مخالفت کو ٹھنڈا کیا جائے لیکن کانگریس اور مسلم لیگ دونوں نے اسے مسترد کر دیا۔

س: جناح گاندھی مذاکرات کب ہوئے ان کی بنیاد کیا تھی؟

ج: **جناح گاندھی مذاکرات**

جناح گاندھی مذاکرات ستمبر 1944 میں ہوئے۔ گفت وشنید آغاز قرارداد لاہور سے ہوا جس کی بنیاد دو قومی نظریہ تھی ان مذاکرات میں گاندھی نے دو قومی نظریہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔

س: سی۔آر فارمولا کسے کہتے ہیں؟

ج: **سی آر فارمولا:**

چکروتی راج گوپال اچاریہ انڈین نیشنل کانگریس کا ایک رہنما تھا۔ اس نے اور گاندھی نے مئی 1944 میں پندرہ نکاتی فارمولا جو تحریری شکل دی اسے سی آر فارمولا کہتے ہیں۔

س: سی آر فارمولا کے اہم نکات کیا تھے؟

ج: **سی آر فارمولا کے اہم نکات**

سی آر فارمولا کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

- یہ فارمولا کانگریس اور مسلم لیگ کے سمجھوتے کی بنیاد ہے اور دونوں اپنی جماعتوں سے اسے منظور کرائیں گے۔
- جنگ کے خاتمہ کے بعد ایک کمیشن تشکیل دیا جائے گا جو مسلم اکثریتی علاقوں کی درجہ بندی کرے گا۔
- اگر ریفرنڈم ہوا تو سیاسی جماعتیں اپنے حق میں مہم چلا سکتی ہیں۔
- فارمولا پر عمل تب ہوگا جب حکومت برطانیہ ہندوستان کی حکومت سے دستبرداری اختیار کرے قائداعظم نے مسلم لیگی رہنماؤں سے مشورہ کے بعد فارمولا مسترد کر دیا۔

س: سول نافرمانی کی تحریک اور ہندوستان چھوڑ دو تحریک کا آغاز کس نے اور کیوں کیا؟

ج: **سول نافرمانی اور ہندوستان چھوڑ دو تحریک:**

1942 میں کرپس مشن کی ناکامی کے بعد کانگریس نے حکومت برطانیہ پر دباؤ ڈالنے کے لیے سول نافرمانی کا اعلان کیا تاکہ وہ ہندوستان میں اپنا اقتدار ختم کر دے اور اختیارات اکثریتی جماعت کے حوالے کر دے۔ اس پر گاندھی نے سول نافرمانی اور ہندوستان چھوڑ دو تحریک کا اعلان کیا۔

س: **1945-46 کے انتخابات میں مسلم لیگ نے کتنی نشستیں حاصل کیں۔**

ج: **1945-46 کے انتخابات**

1945-46 کے انتخابات میں مسلم لیگ نے مرکز میں مسلمانوں کے لیے مخصوص کی گئی 30 نشستوں میں سے تمام 30 پر کامیابی حاصل کی اور صوبائی انتخابات میں 492 میں سے 428 مسلم نشستیں حاصل کیں۔

س: ریاستوں کا لفظ کب استعمال ہوا اور اس کا ابہام کب دور کیا گیا۔

ج: **ریاستوں کا لفظ:**

1940 میں قرارداد لاہور میں ریاستوں کا لفظ استعمال ہوا اس ابہام کو 1946 میں دہلی کنونشن میں حسین شہید سہروردی کی قرارداد سے دور کیا گیا اور لفظ "ریاست" لکھا گیا۔

س: کابینہ مشن پلان کی تجاویز کب دی گئیں اس کے نمایاں پہلو کون سے ہیں؟

ج: **کابینہ مشن پلان:**

16 مئی 1946 کو کابینہ مشن پلان کا اعلان ہوا جس کے نمایاں پہلو درج ذیل ہیں۔

برصغیر ایک یونین — صوبائی گروپوں کی تشکیل — مرکزی آئین ساز اسمبلی کا انتخاب

عبوری حکومت — یونین سے علیحدگی — حق استرداد

www.ilmkidunya.com

س: کابینہ مشن پلان میں کانگریس اور مسلم لیگ کا ردعمل کیا تھا؟

ج: **کابینہ مشن پلان پر ردعمل**

برصغیر میں اور بڑی سیاسی جماعتیں کانگریس اور مسلم لیگ نے کابینہ مشن پلان پر اپنا ردعمل ظاہر کیا۔

کانگریس:

کانگریس کے سیاسی رہنماؤں نے فوری طور پر کابینہ مشن پلان کو پسند کیا اور عام ہندوؤں نے بھی خوشیاں منائیں نہرو نے کہا ''پلان نے جناح کے پاکستان کو دفن کر دیا ہے۔''

مسلم لیگ:

مسلم لیگ کے ارکان مایوس تھے ان کا خیال تھا کہ پلان میں پاکستان کا ذکر نہیں ہے اور مسلم لیگ کا مطالبہ مسترد کر دیا گیا ہے۔ قائداعظم نے فرمایا ''مجھے افسوس ہے کہ مشن کے پلان میں مسلمانوں کے مطالبے کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔'' ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ برصغیر کے مسائل کا حل دو آزاد ریاستوں کے قیام میں مضمر ہے۔

س: یوم راست اقدام کب اور کیوں منایا گیا؟

ج: **یوم راست اقدام**

قائداعظم نے وائسرائے اور کابینہ مشن کے ارکان سے کہا کہ پلان کو مکمل طور پر منظور کر دے کیونکہ مسلم لیگ نے اسے مکمل قبول کر لیا ہے لیکن برطانوی حکومت اپنے وعدے سے مکر گئی اور کانگریس کے خوف سے عبوری حکومت نہرو کے حوالے کر دی۔ قائداعظم کو اس وعدہ خلافی پر دکھ ہوا اور راست اقدام کا فیصلہ کیا۔ یہ دن 16 اگست 1946 کو منایا گیا۔ اور برصغیر کے لوگوں کو ہندو انگریز گٹھ جوڑ سے آگاہ کیا گیا۔

س: 3 جون 1947 کے منصوبے سے کیا مراد ہے؟

ج: **3 جون 1947 کا منصوبہ**

اس منصوبہ کے تحت طے پایا کہ اقتدار 14 اگست 1947 تک ہندوستان کے حوالے کیا جائے گا۔

☆ صوبہ پنجاب بنگال کی تقسیم مسلم اور ہندو اکثریت کی بنیاد پر حد بندی کمیشن کرے گا۔

☆ شمال مغربی سرحد میں ریفرنڈم کے ذریعے عوام کا فیصلہ قبول ہوگا کہ پاکستان اور ہندوستان میں کس کے ساتھ شامل ہونا چاہتے تھے۔

☆ صوبہ سندھ کی صوبائی اسمبلی کے ارکان کثرت رائے سے فیصلہ کریں گے۔

☆ بلوچستان میں شاہی جرگہ اور کوئٹہ میونسپل کمیٹی کے ذریعے شمولیت کا فیصلہ ہوگا۔

س: برصغیر میں کل کتنی ریاستیں تھیں ان کے حکمران کون تھے؟

ج: **برصغیر میں کل ریاستیں**

برصغیر میں کل 635 ریاستیں تھیں جن کے حکمران نواب اور راجا تھے۔ ریاستیں میں سے بڑی تعداد نے از خود دونوں ممالک میں سے کسی ایک سے الحاق کر لیا۔

س: نوآبادیاتی نظام کسے کہتے ہیں؟

ج: **نوآبادیاتی نظام**

یورپی اقوام نے ایشیا اور افریقہ کے دیگر ممالک پر اپنا اقتدار قائم کر کے جو نظام حکومت قائم کیا اسے نوآبادیاتی نظام کہتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

س: نوآبادیاتی نظام کس لیے بنایا گیا؟ یا اس کا مقصد کیا تھا؟

ج: **نوآبادیاتی نظام کا مقصد**

نوآبادیاتی نظام بنیادی طور پر غیر ملکی حکمرانوں کے مفاد کی حفاظت اور فروغ کیلئے قائم کیا جاتا ہے اس کا ایک مقصد یہ ہے کہ دوسرے ممالک میں اپنا اقتدار قائم کر کے وہاں کے وسائل کو حاکم قوم اپنے مفاد میں استعمال کرے۔

س: انگریزوں نے اودھ اور بنگال پر کیسے قبضہ کیا۔

ج: **انگریزوں کا قبضہ**

انگریزوں کی فتوحات میں تیزی سے اضافہ 1757ء کی جنگ پلاسی سے ہوا جب انہوں نے میر جعفر کو اپنے ساتھ ملا کر بنگال کے حکمران نواب سراج الدولہ کو شکست دی 1764 میں بادشاہ شاہ عالم ثانی اور میر قاسم کو شکست دیکر انگریزوں نے بنگال اور اودھ پر قبضہ کر لیا۔

س: قانون آزادی ہند سے کیا مراد ہے؟

ج: **قانون آزادی ہند**

حکومت برطانیہ نے 18 جولائی 1947 کو برصغیر کو دو ممالک میں تقسیم کرنے کے لیے قانون آزادی ہند منظور کیا یہ قانون 3 جون 1947 کے منصوبے کو پیش نظر رکھ کر بنایا گیا جس کے مطابق 14 اگست 1947 کو پاکستان اور 15 اگست 1947 کو ہندوستان کی آزادی کا اعلان ہوا۔

س: لارڈ ماؤنٹ بیٹن پلان کسے کہتے ہیں؟

ج: **لارڈ ماؤنٹ بیٹن پلان**

2 جون 1947 کو وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے مسلم لیگی اور کانگریسی رہنماؤں قائداعظم لیاقت علی خان، سردار عبدالرب نشتر، نہرو، سردار پٹیل، اچاریہ کرپلانی اور سردار بلدیو سنگھ، سے ملاقات کی اور ہندوستان کی تقسیم کا منصوبہ دکھایا ان کی رضامندی کے بعد 3 جون 1947 کو اس منصوبہ کا اعلان ہوا اسے لارڈ ماؤنٹ بیٹن پلان بھی کہتے ہیں۔

س: آل انڈیا مسلم لیگ کا 27 واں سالانہ اجلاس کب اور کہاں ہوا؟

ج: **مسلم لیگ کا اجلاس**

آل انڈیا مسلم لیگ کا 27 واں سالانہ اجلاس 23 مارچ 1940 کو منٹو پارک لاہور میں منعقد ہوا۔

س: گاندھی جی نے جولائی 1944 میں قائداعظم کو خط میں کیا لکھا؟

ج: **گاندھی جی کا خط**

گاندھی جی نے جولائی 1944 میں قائداعظم کو ایک خط لکھا آج میرا دل کہہ رہا ہے کہ آپ کو خط لکھوں آپ جب چاہیں میری اور آپکی ملاقات ہو سکتی ہے مجھے اسلام یا مسلمانوں کا دشمن نہ سمجھیں میں نہ صرف آپ کا بلکہ ساری دنیا کا خادم اور دوست ہوں مجھے مایوس نہ کریں۔

س: شملہ کانفرنس 1945 میں شریک مسلم لیگ اور کانگریس کے نمائندوں کے نام لکھیں۔

ج: **شملہ کانفرنس**

1945 میں ہونے والی شملہ کانفرنس جو ویول پلان پر غور کرنے کے لیے بلائی گئی کانگریس کی جانب سے نہرو، ابوالکلام آزاد اور بلدیو سنگھ مسلم لیگ کی جانب سے قائداعظم، لیاقت علی خان اور سردار عبدالرب نشتر شامل ہوئے۔

www.ilmkidunya.com

س: 1945-46 کے انتخابات میں کونسے نعرے زیادہ مقبول تھے؟

ج: انتخابی نعرے

1945-46 کے انتخابات میں مسلمانوں کے مقبول نعرے یہ تھے

- پاکستان زندہ باد
- ☆ بن کے رہے گا پاکستان لے کے رہیں گے پاکستان
- ☆ پاکستان کا مطلب کیا۔۔۔۔۔۔۔لا الہ الا اللہ۔

س: کابینہ مشن پلان کے بنیادی مقاصد کونسے تھے؟

ج: کابینہ مشن پلان کے مقاصد

برطانیہ میں لیبر پارٹی برسر اقتدار آئی برطانوی حکومت برصغیر میں کابینہ مشن بھیجا اس کے درج ذیل مقاصد تھے۔

- ☆ ہندوستان کی دستوری حیثیت اور حکومت کی شکل واضح کر دی جائے
- ☆ مسلمانوں اور ہندوؤں میں نفرت کی خلیج کو کم کر کے متحدہ ہندوستان میں بھی رکھنے کی کوشش کی جائے۔

سوال نمبر 10۔ کابینہ مشن پلان کو کابینہ مشن پلان کیوں کہتے ہیں؟

ج: کابینہ مشن پلان

کابینہ مشن پلان کے تینوں ممبران برطانوی کابینہ کے وزرا تھے اس لیے اس کابینہ مشن پلان کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

باب دوم　　پاکستان کا قیام

سوال نمبر 1۔ قرارداد پاکستان کا پس منظر، بنیادی نکات اور ہندوؤں کا اس قرارداد کی منظوری پر ردعمل بیان کریں؟

سوال نمبر 2۔ 46-1945 کے انتخابات کا انعقاد کیوں کیا گیا ان انتخابات کے نتائج سے مسلمانوں کو کس طرح فائدہ ہے؟

سوال نمبر 3۔ کابینہ مشن پلان 1946 کے نمایاں پہلو بیان کریں؟

سوال نمبر 4۔ جون 1947 کے منصوبے کے اہم نکات بیان کریں؟

سوال نمبر 5۔ ہندوستان میں انگریز نوآبادیاتی نظام کا حال بیان کیجئے۔

سوال نمبر 6۔ قیام پاکستان میں قائداعظم کا کردار بیان کریں۔

سوال نمبر 7۔ درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) کرپس مشن　　(ب) شملہ کانفرنس

سوال نمبر 8۔ درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) گاندھی جناح مذاکرات

(ب) سی آر فارمولا

(ج) مسلم لیگ کے ارکان کا اسمبلی کنونشن 1946

سوال نمبر 9: درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) کرپس مشن اور کابینہ مشن کا تقابلی جائزہ　　(ب) عبوری حکومت 47-1946

www.ilmkidunya.com

باب دوم پاکستان کا قیام

سوال نمبر 1۔ قرارداد پاکستان کا پس منظر، بنیادی نکات اور ہندوؤں کا اس قرارداد کی منظوری پر ردعمل بیان کریں؟

جواب

قرارداد پاکستان کا پس منظر، بنیادی نکات اور ہندوؤں کا ردعمل

پس منظر:

ہندوازم کے غلبہ سے نجات:

ہندو جماعتیں رام راج کے قیام کا مطالبہ کر رہی تھیں اور ہندومت مسلسل اسلام کو دیگر نظاموں کی طرح اپنے اندر جذب کرنے کے درپے تھا۔ اگر متحدہ برصغیر آزاد ہوتا تو درحقیقت ہندو اقتدار کی ہی ایک شکل ہوتی۔ ہندوؤں کے غلبے سے چھٹکارا ضروری تھا اور یہ تقسیم برصغیر کی صورت میں ہی ممکن تھا۔

فرقہ وارانہ فسادات:

انگریز حکومت کی موجودگی کے باوجود فرقہ وارانہ فسادات میں مسلمانوں کا خون بری طرح بہایا جاتا رہا۔

ذات پات کی تقسیم:

مسلمانوں کو معاشرے میں کم تر درجہ دیا جاتا تھا۔ ذات پات، رنگ و نسل اور چھوت چھات کے ہندو معاشرے میں مسلمان باوقار زندگی بسر نہیں کر سکتے تھے۔ ہندو مسلمانوں کو مساوی معاشرتی درجہ دینے کو کبھی بھی تیار نہ تھے۔

ہندو تہذیب و ثقافت:

انیسویں صدی کے دوسرے نصف اور بیسویں صدی میں مسلمانوں کی زبان، ثقافت اور تہذیب کو ختم کرنے کی ہندوؤں کی کوششیں جاری رہیں۔ صاف دکھائی دیتا تھا کہ اگر ہندوستان ایک ملک کے طور پر آزاد ہوتا تو مسلمانوں کی ثقافت، تہذیب اور زبان ہمیشہ خطرات کا شکار رہتی۔

اسلامی نظریہ حیات:

مسلمان چاہتے تھے کہ اسلام کے نام پر ایک مملکت قائم ہو جہاں وہ اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی اسلام کے اصولوں کے مطابق آزادی سے استوار کر سکیں۔

خطبہ الہ آباد:

مختلف اہل نظر افراد مختلف ادوار میں تقسیم کا اشارہ کرتے رہے لیکن علامہ اقبال نے 1930ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس الہٰ آباد کی صدارت کرتے ہوئے تقسیم کا واضح نقشہ بھرپور انداز میں پیش کیا۔

اب یا کبھی نہیں:

چودھری رحمت علی نے ایک پمفلٹ "اب یا کبھی نہیں" (Now or never) تیار کر کے لندن میں ہونے والی تیسری گول (منعقدہ 1932) میز کانفرنس کے شرکا میں تقسیم کیا۔

سندھ مسلم لیگ کی قرارداد:

سندھ مسلم لیگ نے 1938ء میں اپنے سالانہ اجلاس میں تقسیم کے حق میں قرارداد منظور کی۔

www.ilmkidunya.com

قرارداد پاکستان کا تعارف

آل انڈیا مسلم لیگ کا ستائیسواں سالانہ اجلاس 23 مارچ 1940 کو لاہور کے تاریخی پارک ''اقبال پارک'' میں منعقد ہوا۔ قائداعظم محمد علی جناح نے اس اجلاس کی صدارت کی۔ بیگم محمد علی جوہر، آئی آئی چندریگر، مولانا ظفر علی خان، چودھری خلیق الزماں، قاضی محمد عیسیٰ، سردار عبداللہ ہارون، سردار عبدالرب نشتر جیسی عظیم شخصیات بھی اس اجلاس میں موجود تھیں۔ پورے برصغیر سے بہت بڑی تعداد میں مسلمانوں نے اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس میں قرارداد لاہور کے نام سے ایک قرارداد شیر بنگال اے۔ کے۔ فضل الحق نے پیش کی اور زبردست نعروں کے ساتھ حاضرین نے قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کیا۔ اس طرح اس تاریخی دن کو مسلمانوں نے اپنی منزل کا تعین کر لیا۔

قائداعظم کا خطبہ صدارت کے اہم نکات:

قرارداد پاکستان کے حوالے سے قائداعظم کے صدارتی خطبہ کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

جداگانہ شناخت:

مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں کیونکہ ان کے رسم و رواج، روایات، تہذیب و ثقافت اور سب سے بڑھ کر ان کا مذہب جدا ہے۔ صدیوں سے ساتھ ساتھ رہنے کے باوجود ہندو اور مسلمان اپنی اپنی جداگانہ پہچان رکھتے ہیں۔ اگر برصغیر متحدہ صورت میں آزاد ہوتا ہے تو مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نہیں ہو سکے گی۔

بین الاقوامی مسئلہ:

مسلمان علیحدہ مملکت کا مطالبہ کر رہے ہیں تو یہ غیر تاریخی نہیں سمجھا جا سکتا۔ برطانیہ سے آئرلینڈ جدا ہوا، سپین اور پرتگال علیحدہ علیحدہ مملکتیں بنیں اور چیکو سلواکیہ کا وجود بھی تقسیم کا نتیجہ بنا۔ برصغیر کا سیاسی مسئلہ قومی یا فرقہ وارانہ نہیں ہے۔ یہ بین الاقوامی مسئلہ ہے اور اسی تناظر میں اسے حل کرنا ضروری ہے۔

ہندوستان ایک برصغیر:

برطانوی ہند ایک برصغیر ہے ملک نہیں اور نہ ہی یہ ایک قوم کا وطن ہے۔ یہاں کئی قومیں رہ رہی ہیں اور اُن کے مفادات علیحدہ علیحدہ ہیں۔

قرارداد پاکستان کا متن:

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کی یہ مسلمہ رائے ہے کہ کوئی آئینی منصوبہ اس ملک میں مسلمانوں کے لیے قابل قبول نہیں ہوگا، جب تک کہ وہ مندرجہ ذیل بنیادی اصولوں پر وضع نہ کیا گیا ہو، جغرافیائی طور پر متصل وحدتوں کی حد بندی ایسے خطوں میں کی جائے مناسب علاقائی ردوبدل کے ساتھ کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی حصے اُن کی تشکیل ایسی، آزاد ریاستوں کی صورت میں کی جائے جو خودمختار ہوں۔ وحدتوں اور خطوں میں اقلیتوں کے اور ہندوستان کے دوسرے حصوں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں ان کے حقوق و مفادات کا مناسب تحفظ کیا جائے۔

قرارداد پاکستان پر ہندوؤں کا ردعمل:

ہندو قائدین کا ردعمل گاندھی اور ہندو پریس نے بالخصوص قرارداد کی مخالفت کرتے ہوئے اسے قطعاً مسترد کر دیا

☆ راج گوپال اچاریہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا

''جناح کا دو قومی نظریہ ایسے ہے جیسے دو بھائیوں میں گائے کی ملکیت پر جھگڑا ہوا اور وہ گائے کو دو ٹکڑوں میں کاٹ لیں۔''

☆ **مہاتما گاندھی** نے اردو اخبار ہریجن کو بیان دیتے ہوئے کہا

''میرا خیال ہے مسلمان تقسیم کو قبول نہیں کریں گے ان کا مفاد خود ان کو تقسیم سے روکے گا ان کا مذہب انہیں ایسی خودکشی کی اجازت نہیں دے گا۔''

www.ilmkidunya.com

☆ **گاندھی** نے ایک اور جگہ تقریر کرتے ہوئے کہا

''ہندوستان ہماری ماتا ہے ہم ماتا کے ٹکڑے نہیں ہونے دیں گے۔''

☆ **سردار پٹیل** نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا

''ہندوستان کی تقسیم دیوانے کا خواب ہے''

☆ **نہرو نے کہا**

''برصغیر میں تقسیم ہند کی آوازیں بلند ہوئی ہیں جس کی وجہ مقامی لوگوں کی غلطیاں اور برطانوی حکومت کی تقسیم کرو اور حکومت کرو کی پالیسی ہے۔''

☆ مسلم لیگ قرارداد کو ''قرارداد لاہور'' پکار رہی تھی لیکن ہندوس پریس نے طنزاً سے قرارداد پاکستان لکھنا شروع کر دیا۔ مسلمان قائدین نے نئی اصطلاح کو اپنالیا اور اب اسے قرارداد پاکستان ہی کہا جاتا ہے۔

☆ ہندو اخبار ہندوستان ٹائمز، ماڈرن ریویو، اور تقسیم کے منصوبے کی مخالفت میں اداریے تحریر کیے۔

حاصل کلام:

ہندوؤں کا خیال تھا کہ تقسیم کی تجویز مسترد ہو جائے گی لیکن مسلمانانِ برصغیر نے اپنے مستقبل کا فیصلہ کر لیا تھا۔ صرف سات سالوں بعد ہی انھوں نے اپنی بے پناہ جدوجہد کے نتیجے میں پاکستان حاصل کیا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 2۔ 46-1945 کے انتخابات کا انعقاد کیوں کیا گیا ان انتخابات کے نتائج سے مسلمانوں کو کس طرح فائدہ ہوا؟

جواب

46-1945 کے انتخابات:

برصغیر میں 46-1945 میں منعقد ہونے والے عام انتخابات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پس منظر:

1945 میں ہونے والی شملہ کانفرنس میں قائداعظم محمد علی جناح نے موقف اختیار کیا تھا کہ مسلم لیگ ہی برصغیر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے لیکن کانگریس اور برطانوی حکومت یہ ماننے کے لیے تیار نہ تھی اس لیے برطانوی حکومت نے عوامی رجحانات کا پتہ چلانے کیلئے عام انتخابات کا اعلان کر دیا۔

انتخابات کا اعلان:

دوسری جنگ عظیم 45-1939 میں برطانیہ نے جاپان کو شکست دی لیبر پارٹی کی حکومت نے 21 اگست 1945 کو عام انتخابات کا اعلان کر دیا۔

انتخابات کی منظوری:

برطانیہ کے وزیر اعظم الارڈ ایٹلی نے 19 ستمبر 1945 کو انتخابات کی منظوری دی اور برصغیر کی تمام سیاسی جماعتوں نے سرگرمیاں تیز کر دیں۔

کانگریس کا منشور:

کانگرس کا منشور تھا کہ

☆ جنوبی ایشیا کو ایک وحدت کی صورت میں آزاد کرایا جائے گا۔ تقسیم کی کوئی سکیم قابل قبول نہ ہوگی۔ کانگرس کا دعویٰ تھا کہ وہ برصغیر میں رہنے والے تمام گروہوں اور فرقوں کی نمائندہ جماعت ہے اور مسلمان بھی کانگریس کے نقطہ نظر سے ہم آہنگ ہیں۔

www.ilmkidunya.com

☆ **گاندھی** نے ایک اور جگہ تقریر کرتے ہوئے کہا

''ہندوستان ہماری ماتا ہے ہم ماتا کے ٹکڑے نہیں ہونے دیں گے۔''

☆ **سردار پٹیل** نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا

''ہندوستان کی تقسیم دیوانے کا خواب ہے''

☆ **نہرو نے کہا**

''برصغیر میں تقسیم ہند کی آوازیں بلند ہوئی ہیں جس کی وجہ مقامی لوگوں کی غلطیاں اور برطانوی حکومت کی تقسیم کرو اور حکومت کرو کی پالیسی ہے۔''

☆ مسلم لیگ قرارداد کو ''قرارداد لاہور'' پکار رہی تھی لیکن ہندو پریس نے طنزاً سے قرارداد پاکستان لکھنا شروع کر دیا۔ مسلمان قائدین نے نئی اصطلاح کو اپنا لیا اور اب اسے قرارداد پاکستان ہی کہا جاتا ہے۔

☆ ہندو اخبار ہندوستان ٹائمز، ماڈرن ریویو، اور تقسیم کے منصوبے کی مخالفت میں اداریے تحریر کیے۔

حاصل کلام:

ہندوؤں کا خیال تھا کہ تقسیم کی تجویز مسترد ہو جائے گی لیکن مسلمانان برصغیر نے اپنے مستقبل کا فیصلہ کر لیا تھا۔ صرف سات سالوں بعد ہی انھوں نے اپنی بے پناہ جدوجہد کے نتیجے میں پاکستان حاصل کیا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 2۔ 1945-46 کے انتخابات کا انعقاد کیوں کیا گیا ان انتخابات کے نتائج سے مسلمانوں کو کس طرح فائدہ ہوا؟

جواب

1945-46 کے انتخابات:

برصغیر میں 1945-46 میں منعقد ہونے والے عام انتخابات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پس منظر:

1945 میں ہونے والی شملہ کانفرنس میں قائداعظم محمد علی جناح نے موقف اختیار کیا تھا کہ مسلم لیگ ہی برصغیر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے لیکن کانگریس اور برطانوی حکومت یہ ماننے کے لیے تیار نہ تھی اس لیے برطانوی حکومت نے عوامی رجحانات کا پتہ چلانے کیلئے عام انتخابات کا اعلان کر دیا۔

انتخابات کا اعلان:

دوسری جنگ عظیم 45-1939 میں برطانیہ نے جاپان کو شکست دیلیبر پارٹی کی حکومت نے 21 اگست 1945 کو عام انتخابات کا اعلان کر دیا۔

انتخابات کی منظوری:

برطانیہ کے وزیر اعظم اارڈ ایٹلی نے 19 ستمبر 1945 کو انتخابات کی منظوری دی اور برصغیر کی تمام سیاسی جماعتوں نے سرگرمیاں تیز کر دیں۔

کانگریس کا منشور:

کانگرس کا منشور تھا کہ

☆ جنوبی ایشیا کو ایک وحدت کی صورت میں آزاد کرایا جائے گا۔ تقسیم کی کوئی سکیم قابل قبول نہ ہوگی۔ کانگرس کا دعویٰ تھا کہ وہ برصغیر میں رہنے والے تمام گروہوں اور فرقوں کی نمائندہ جماعت ہے اور مسلمان بھی کانگریس کے نقطہ نظر سے ہم آہنگ ہیں۔

www.ilmkidunya.com

قائداعظم کا دعویٰ:

قائداعظم کا دعویٰ تھا کہ

☆ عام انتخابات پاکستان کے بارے میں استصواب رائے ہوں گے۔ اگر مسلمان مسلم لیگ کا ساتھ دیں تو پاکستان دے دیا جائے ورنہ اس مطالبہ کو از خود مسترد سمجھا جائے۔ مسلم لیگ نے انتخابی اکھاڑے میں قدم اس دعوے کے ساتھ رکھا کہ وہ برصغیر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ اگرچہ دیگر مسلم جماعتیں بھی تھیں لیکن ان میں سے کوئی بھی اکثریتی مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کرتی تھیں۔

مسلم لیگ کا منشور:

مسلم لیگ چاہتی تھی کہ قرارداد پاکستان کے مطابق جنوبی ایشیا کو تقسیم کر دیا جائے اور مسلم اکثریتی علاقوں میں مسلمانوں کو مکمل اقتدار اعلیٰ حاصل ہو جائے۔

کانگرس کی حکمت عملی:

کانگرس نے یونینیسٹ پارٹی، احرار، جمعیت العلمائے ہند اور دیگر مسلم جماعتوں سے انتخابی اتحاد کیے اور مسلم لیگ کا راستہ روکنے کا ہر ممکن قدم اٹھایا۔

مسلم لیگ کی انتخابی مہم:

انتخابات چونکہ مسلمانوں کے لیے موت و حیات کا معاملہ تھا اس لیے مسلم لیگ کے لیڈروں نے ملک گیر دورے کیے۔ قائداعظم نے اپنی خرابی صحت کے باوجود طوفانی دورے کر کے مسلمانوں کو وقت کی ضرورت سے آگاہ کیا۔ مسلم لیگ تیزی سے مقبولیت حاصل کرنے لگی۔ بہت سے مسلمان راہنما اپنی جماعتوں سے قطع تعلق کر کے مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔

قائداعظم کا چیلنج:

قائداعظم نے اپنے اجلاس میں کھلم کھلا کانگرس کو چیلنج کیا کہ انتخابات میں مسلم لیگ، پاکستان کے بارے میں اپنے مطالبے کو سچا ثابت کرے گی اور مسلمانانِ برصغیر پاکستان تخلیق کر کے ہی دم لیں گے۔ مسلم عوام نے زبردست جذبات کا اظہار کیا۔

مقبول ترین نعرے:

انتخابات کے دوران مسلم لیگ کے حامیوں کے درج ذیل نعرے بہت مقبول تھے۔

☆ پاکستان زندہ باد

☆ بن کے رہے گا پاکستان لے کے رہیں گے پاکستان

☆ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ

انتخابات کے نتائج:

☆ مرکزی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات دسمبر 1945ء میں کروائے گئے۔ یہ جداگانہ طریق انتخابات کی بنیاد پر منعقد ہوئے۔ پورے برصغیر میں مسلمانوں کے لیے 30 نشستیں مخصوص تھیں۔ تمام 30 مخصوص مسلم نشستوں پر مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے والے امیدوار کامیاب ہوئے، یوں مسلم لیگ کو سو فیصد کامیابی ملی۔

☆ 1946ء میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے مسلمانوں کے لیے تمام صوبائی اسمبلیوں میں مجموعی طور پر 492 نشستیں مخصوص تھیں۔ مسلم لیگ نے 428 نشستیں جیت لیں اور صوبائی سطح پر بھی شاندار فتح حاصل کی۔ کئی سیاسی جماعتوں نے کانگرس کی حمایت کی تھی لیکن مسلم لیگ نے ان

قائداعظم کا دعویٰ:

قائداعظم کا دعویٰ تھا کہ

☆ عام انتخابات پاکستان کے بارے میں استصواب رائے ہوں گے۔ اگر مسلمان مسلم لیگ کا ساتھ دیں تو پاکستان بننے دیا جائے ورنہ اس مطالبہ کو از خود مسترد سمجھا جائے۔ مسلم لیگ نے انتخابی اکھاڑے میں قدم اس دعوے کے ساتھ رکھا کہ وہ برصغیر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ اگرچہ دیگر مسلم جماعتیں بھی تھیں لیکن ان میں سے کوئی بھی اکثریتی مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کرتی تھیں۔

مسلم لیگ کا منشور:

مسلم لیگ چاہتی تھی کہ قرارداد پاکستان کے مطابق جنوبی ایشیا کو تقسیم کر دیا جائے اور مسلم اکثریتی علاقوں میں مسلمانوں کو مکمل اقتدار اعلیٰ حاصل ہو جائے۔

کانگرس کی حکمت عملی:

کانگرس نے یونینیسٹ پارٹی، احرار، جمعیت العلمائے ہند اور دیگر مسلم جماعتوں سے انتخابی اتحاد کیے اور مسلم لیگ کا راستہ روکنے کا ہر ممکن قدم اٹھایا۔

مسلم لیگ کی انتخابی مہم:

انتخابات چونکہ مسلمانوں کے لیے موت و حیات کا معاملہ تھا اس لیے مسلم لیگ کے لیڈروں نے ملک گیر دورے کیے۔ قائداعظم نے اپنی خرابی صحت کے باوجود طوفانی دورے کرکے مسلمانوں کو وقت کی ضرورت سے آگاہ کیا۔ مسلم لیگ تیزی سے مقبولیت حاصل کرنے لگی۔ بہت سے مسلمان راہنما اپنی جماعتوں سے قطع تعلق کرکے مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔

قائداعظم کا چیلنج:

قائداعظم نے اپنے اجلاس میں کھلم کھلا کانگرس کو چیلنج کیا کہ انتخابات میں مسلم لیگ، پاکستان کے بارے میں اپنے مطالبے کو سچا ثابت کرے گی اور مسلمانانِ برصغیر پاکستان تخلیق کرکے ہی دم لیں گے۔ مسلم عوام نے زبردست جذبات کا اظہار کیا۔

مقبول ترین نعرے:

انتخابات کے دوران مسلم لیگ کے حامیوں کے درج ذیل نعرے بہت مقبول تھے۔

☆ پاکستان زندہ باد

☆ بن کے رہے گا پاکستان لے کے رہیں گے پاکستان

☆ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ

انتخابات کے نتائج:

☆ مرکزی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات دسمبر 1945ء میں کروائے گئے۔ یہ جداگانہ طریق انتخابات کی بنیاد پر منعقد ہوئے۔ پورے برصغیر میں مسلمانوں کے لیے 30 نشستیں مخصوص تھیں۔ تمام 30 مخصوص مسلم نشستوں پر مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے والے امیدوار کامیاب ہوئے، یوں مسلم لیگ کو سو فیصد کامیابی ملی۔

☆ 1946ء میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے مسلمانوں کے لیے تمام صوبائی اسمبلیوں میں مجموعی طور پر 492 نشستیں مخصوص تھیں۔ مسلم لیگ نے 428 نشستیں جیت لیں اور صوبائی سطح پر بھی شاندار فتح حاصل کی۔ کئی سیاسی جماعتوں نے کانگرس کی حمایت کی تھی لیکن مسلم لیگ نے ان

www.ilmkidunya.com

سب کو شکست دی۔

12۔ انتخابی نتائج سے مسلمانوں کو فائدہ

☆ مسلم لیگ کی نمایاں کامیابی نے واضح کر دیا کہ برصغیر میں مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت صرف مسلم لیگ ہی ہے۔

☆ انتخابی نتائج نے کانگریس کے اس دعوی کی نفی کر دی کہ وہ برصغیر کے تمام طبقات کی نمائندگی کرتی ہے۔

☆ مسلم لیگ کے انتخابی نعرہ "Vote for Pakistan" نے برصغیر کے مسلمانوں میں نیا جوش پیدا کر دیا۔

13۔ دہلی کنونشن:

19 اپریل 1946 کو دہلی میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہونے والے صوبائی اور مرکزی اسمبلی کے ارکان اسمبلی کا ایک کنونشن قائداعظم کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ملک کی صورت حال پر تقاریر ہوئیں۔ قائداعظم نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ

کوئی طاقت ہمیں اپنے مقاصد کے حصول سے نہیں روک سکتی۔ اُمید حوصلہ مندی اور ایمان کی قوت سے ہم کامیاب ہوں گے۔

14۔ حاصل کلام:

☆ انتخابی نتائج نے پاکستان کی بنیاد مضبوط کر دی تھی۔ اب پاکستان کو بننے سے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی تھی۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 3۔ کابینہ مشن پلان 1946 کے نمایاں پہلو بیان کریں؟

جواب

کابینہ مشن پلان 1946

1945ء میں برطانیہ لیبر پارٹی برسر اقتدار آ گئی۔ برطانوی وزیر اعظم اٹلی نے ہندوستان میں بڑھتی ہوئی سیاسی بے چینی کے پیش نظر کابینہ مشن بھیجا۔ چونکہ تمام ارکان کا تعلق برطانوی کابینہ سے تھا لہذا اسے کابینہ مشن کہا جاتا ہے۔ کابینہ مشن کے ارکان کے نام درج ذیل ہیں۔

(i) سر سٹیفورڈ کرپس (ii) ای۔ وی۔ الیگزینڈر (iii) سر پیتھک لارنس

کابینہ مشن پلان 1946 کے نمایاں پہلو

16 مئی 1946 کو ان اراکین نے اپنی طرف سے ایک منصوبے کا اعلان کیا۔ اس کے نمایاں پہلو کی تفصیل درج ذیل ہے۔

برصغیر ایک یونین

برصغیر کو ایک یونین کی شکل دی جائے گی۔ یونین میں کئی صوبے اور متعدد ریاستیں شامل ہوں گی۔ ایک وفاق بنایا جائے گا۔ مرکز کے پاس دفاع، امور خارجہ اور مواصلات کے محکمے ہوں گے۔ مرکز کو محصولات عائد کرنے کا اختیار ہوگا، باقی امور صوبوں کے حوالے کیے جائیں گے۔

صوبائی گروپوں کی تشکیل

صوبوں کو درج ذیل تین گروپوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

گروپ اے : بمبئی (ممبئی)، مدراس، یو۔ پی، بہار، اڑیسہ، سی۔ پی

گروپ بی : پنجاب، سرحد (صوبہ خیبر پختونخواہ)، سندھ

گروپ سی : بنگال، آسام

یہ ایک نوعیت کا وفاق ہوگا جس میں مرکزی تنظیم، صوبائی تنظیم اور گروپ تنظیم بنائی جائے گی۔ مرکز اور صوبوں کے اختیارات تو کابینہ مشن تجاویز میں واضح کر دیے گئے لیکن صوبوں کی تنظیم اور ہر صوبہ کی تنظیم کے درمیان اختیارات اور امور کی تقسیم کے بارے میں کہا گیا کہ ان کا فیصلہ صوبہ کی تنظیم اور گروپ کی تنظیم خود کرے گی۔

www.ilmkidunya.com

مرکزی آئین ساز اسمبلی کا انتخاب

صوبائی اسمبلیوں کے ارکان مرکزی آئین ساز اسمبلی کا انتخاب کریں گے۔ مرکزی آئین ساز اسمبلی پورے برصغیر کے لیے آئین تشکیل دے گی۔ مرکزی آئین بن جائے گا تو تینوں صوبائی گروپ اپنے اپنے آئین بنائیں گے۔

عبوری حکومت

عبوری حکومت فوری طور پر قائم کی جائے گی۔ یہ حکومت آئین کی تشکیل تک عبوری طور پر نظام چلائے گی۔ عبوری حکومت میں بڑی سیاسی جماعتوں کے نمائندے شامل کیے جائیں گے۔ عبوری حکومت میں شامل تمام وزرا مقامی ہوں گے۔ کوئی انگریز کابینہ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ کابینہ انتظامی امور میں بااختیار ہوگی۔ مرکزی آئین بننے اور عارضی حکومت کے قیام کے بعد اگر کوئی صوبہ ضروری سمجھے گا تو وہ اپنا گروپ تبدیل کر سکے گا۔ ہر صوبے کو اپنی پسند کے صوبائی گروپ میں شمولیت کا اختیار ہوگا۔

یونین سے علیحدگی

صوبوں کی تینوں گروپوں میں سے کوئی ایک یا دو صوبے یونین سے علیحدہ ہونے کا فیصلہ کرنا چاہیں تو انھیں اس امر کی اجازت ہوگی لیکن علیحدگی کا یہ فیصلہ دس سال کے بعد کیا جا سکے گا۔ اس نکتے نے گروپ بی اور گروپ سی کے مسلم اکثریتی علاقوں کو حق دے دیا کہ وہ دس سال بعد پاکستان بنا سکیں گے اور از خود تقسیم کا عمل پورا ہو جائے گا۔

حق استرداد (ویٹو)

مشن نے اپنی تجاویز میں ایک نکتہ شامل کیا کہ اگر کوئی سیاسی جماعت کابینہ مشن تجاویز کو ناپسند کرتی ہے تو وہ اپیل مسترد کر سکے گی، البتہ عبوری حکومت میں شامل ہونے کا حق صرف اس سیاسی جماعت کو دیا جائے گا جو تجاویز کو قبول کر لے گی۔

سیاسی جماعتوں کا ردعمل:

کانگرس:

کانگرسی سیاست دانوں نے فوری ردعمل کے طور پر کابینہ مشن پلان کو بہت پسند کیا۔ کانگرس کے عام ارکان گلیوں بازاروں میں خوشیاں مناتے پھر رہے تھے۔ نہرو نے کہا کہ

''پلان نے جناح کے پاکستان کو دفن کر دیا ہے۔''

مسلم لیگ:

مسلم لیگ کے کارکن مایوس تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ پلان میں پاکستان کا ذکر نہیں آیا اور مسلم لیگ کا مطالبہ مسترد کر دیا گیا ہے۔ قائداعظم نے فرمایا:

''مجھے افسوس ہے کہ مشن کے پلان میں مسلمانوں کے مطالبے کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ برصغیر کے مسائل کا حل دو آزاد اور یاستوں کے قیام میں مضمر ہے۔''

قائداعظم کا حتمی فیصلہ:

مسلم لیگ کونسل نے قائداعظم کو حتمی فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیا۔ قائداعظم نے تمام حلقوں کی تواقعات کے برعکس کابینہ مشن پلان کو منظور کر لیا۔ کانگرس پریشان ہوگئی۔ اب مسلم لیگی خوش اور کانگرسی مایوس دکھائی دینے لگے۔ قائداعظم نے بیان دیا کہ

''اگر پلان پر عمل درآمد ہو جاتا ہے تو دس سال کے بعد مسلم اکثریتی علاقوں کو علیحدہ آزاد مملکت بنانے کا موقع مل جائیگا۔''

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

کانگرس کا فیصلہ:

کانگرسی لیڈر بہت الجھ گئے۔ وہ قائداعظم کے تدبر، دور اندیشی اور موقف منوانے کی صلاحیتوں سے آگاہ تھے۔ کئی روز کے غور و فکر کے بعد کانگرس نے آدھا پلان ماننے کا اعلان کر دیا۔ وہ عبوری حکومت کی تشکیل اور آئین سازی پر تو راضی ہو گئی لیکن اس نے صوبوں کی گروپ بندی کو مسترد کر دیا۔

برطانوی حکومت کی ناانصافی:

قائداعظم نے وائسرائے اور کابینہ مشن کے ارکان کو کہا کہ وہ پلان کو مکمل طور پر نافذ کر دے کیونکہ ایک بڑی جماعت یعنی مسلم لیگ نے اسے قبول کر لیا تھا۔ حکومت اپنے وعدے سے مکر گئی اور کانگرس کے بغیر عبوری حکومت کی تشکیل پر رضامند نہ ہوئی۔ عملاً حکومت نے کانگرس سے خوف زدہ ہو کر اصولوں سے انحراف کیا۔ اور نہرو کی قیادت میں عبوری حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 4۔ جون 1947 کے منصوبے کے اہم نکات بیان کریں؟

جواب

3 جون 1947 کا منصوبہ

قائداعظم نے عبوری حکومت میں تو مسلم لیگ کو شریک ہونے کی اجازت دے دی لیکن قائداعظم پورے پلان پر عمل درآمد چاہتے تھے۔ اس طرح آئین سازی کا عمل جاری نہ ہو سکا اقتدار کی منتقلی کے آخری مرحلے پر عمل درآمد کے لیے برطانوی حکومت نے لارڈ ویول کی جگہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو مارچ 1947ء میں وائسرائے ہند بنا کر بھیجا۔ ماؤنٹ بیٹن اور ملکہ برطانیہ کی ماؤنٹ بیٹن کے ہم وطن خاندان سے ذاتی تعلقات تھے۔ 3 جون 1947ء کو کانفرنس کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا اور تمام راہنماؤں نے منصوبے کی منظوری دے دی۔

3 جون 1947 کے منصوبے کے اہم نکات اور اس پر عمل

حکومت نے تقسیم برصغیر کا فیصلہ کر لیا۔ دو مملکتوں کے قیام کا اصولی موقف تسلیم کر لیا مختلف صوبوں اور ریاستوں کے مستقبل کے بارے میں لائحہ عمل مرتب کیا۔

صوبہ پنجاب اور صوبہ بنگال:

صوبہ پنجاب اور صوبہ بنگال کی صوبائی اسمبلیوں کی مسلم لیگ اکثریت اور غیر مسلم اکثریت کے اضلاع کے نمائندے الگ الگ اکثریت رائے سے اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ وہ اپنے صوبوں کی تقسیم چاہتے ہیں یا نہیں۔ اگر دونوں میں سے ایک گروپ نے بھی تقسیم کے حق میں فیصلہ دے دیا تو ایک حد بندی کمیشن مقرر کیا جائے گا جو سرحدوں کا تعین کرے گا

پنجاب: پنجاب کو تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو یہ کام ایک حد بندی کمیشن کے سپرد ہوا۔ کمیشن کا سربراہ ایک برطانوی وکیل سر ریڈ کلف کو بنایا گیا۔ دو مسلمان جج جسٹس شاہ دین محمد اور جسٹس محمد منیر مسلمانوں کی طرف سے اور دو غیر مسلم جج جسٹس مہر چند مہاجن اور جسٹس تیجا سنگھ غیر مسلموں کی طرف سے مقرر کیے گئے۔

سر ریڈ کلف نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے زیر اثر غیر منصفانہ فیصلے کیے۔ ضلع گورداسپور مسلمان اکثریتی ضلع تھا لیکن اس کی تین تحصیلیں بھارت میں شامل کر دی گئیں۔ ضلع جالندھر اور ضلع فیروز پور کے مسلم اکثریتی علاقے بھی پاکستان کے حوالے نہ کیے گئے۔ مادھوپور ہیڈ ورکس بھارت کو دے کر پاکستان سے ناانصافی کی گئی۔

بنگال: صوبہ بنگال کے لیے بنائے گئے حد بندی کمیشن کا سربراہ بھی سر ریڈ کلف تھا۔ اس کی مدد کے لیے مسلمانوں کی جانب سے جسٹس ابو صالح محمد اکرم اور جسٹس ایس۔ اے۔ رحمان جبکہ غیر مسلموں کی طرف سے جسٹس سی۔ سی۔ بسواس اور جسٹس بی۔ کے۔ مکرجی کو لیا گیا۔

بنگال میں بہت سے مسلم اکثریتی علاقے بھارت کو سونپ دیے گئے۔ کلکتہ، مرشد آباد اور ندیا پور کے مسلم اکثریتی اضلاع سے پاکستان کو محروم کر دیا

گیا۔ بہر حال صوبہ بنگال کا مشرقی حصہ پاکستان میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

شمالی مغربی سرحدی صوبہ (صوبہ خیبر پختونخوا)

شمالی مغربی سرحدی صوبہ کے عوام استصواب رائے سے براہ راست فیصلہ کریں گے کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں۔ قبائلی علاقوں کے ساتھ سیاسی مسائل استصواب رائے کے بعد بننے والی حکومت خود طے کرے گی۔ استصواب رائے گورنر جنرل خود کروائے گا اور اس کے لیے اسے صوبائی حکومت کا تعاون حاصل ہوگا۔

شمال مغربی سرحدی صوبے (صوبہ خیبر پختونخوا) میں استصواب رائے کروایا گیا۔ عوام کی اکثریت نے اپنا فیصلہ پاکستان کے حق میں دیا۔ اس طرح شمال مغربی سرحدی صوبہ (صوبہ خیبر پختونخوا) پاکستان کا حصہ بن گیا۔

صوبہ سندھ

صوبہ سندھ کی اسمبلی کے ارکان اپنے صوبے کے مستقبل کا فیصلہ کریں گے اور طے کیا جائے گا کہ وہ دونوں میں سے کس ملک سے الحاق چاہتے ہیں۔

الیکشن میں سندھ اسمبلی کے یورپی ارکان کو اظہار رائے کے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

سندھ صوبائی اسمبلی کے ممبران کی واضح اکثریت نے بھی پاکستان کے حق میں فیصلہ دیا جس سے صوبہ سندھ پاکستان کا حصہ بن گیا۔

بلوچستان

بلوچستان کو ابھی تک صوبہ کا درجہ نہیں ملا تھا اس لیے منصوبے کے مطابق کوئٹہ میونسپلٹی اور علاقے کے شاہی جرگے کے ارکان کی رائے طلب کی جائے گی۔ سرکاری ارکان کو رائے دہی میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

کوئٹہ میونسپلٹی کے ممبران اور شاہی جرگے نے اتفاق رائے سے قائداعظم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ اس طرح بلوچستان پاکستان میں شامل ہو گیا۔

ضلع سلہٹ

آسام کا ضلع سلہٹ مسلم آبادی کا ضلع تھا۔ منصوبے کے مطابق سلہٹ میں استصواب رائے کرائے جانے کا فیصلہ ہوا اور استصواب رائے صوبہ بنگال کی دو حصوں میں تقسیم کے بعد ہوگا۔ اگر عوام کی اکثریت نے مشرقی بنگال میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا تو وہ پاکستان کا حصہ بن جائیں گے۔

ضلع سلہٹ میں استصواب رائے میں عوام نے پاکستان کے حق میں فیصلہ دیا اور سلہٹ پاکستان کا حصہ بن گیا

غیر مسلم اکثریتی صوبے

سلہٹ کے علاوہ باقی پورا آسام بھارت کا حصہ بنے گا۔ اسی طرح بہار، اڑیسہ، یو۔پی، سی۔پی، بمبئی (ممبئی) اور مدارس بھارت میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

دیسی ریاستیں

برصغیر میں 635 دیسی ریاستیں تھیں جن کے حکمران نواب اور راجا تھے ریاستوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کر لیں۔

ریاستوں میں سے بہت بڑی تعداد نے ازخود دونوں ممالک میں سے کسی ایک ملک سے الحاق کر لیا۔ ریاست جموں و کشمیر، ریاست حیدر آباد دکن، ریاست جونا گڑھ، منگرول اور ریاست مناوادر کا فیصلہ نہ ہو سکا۔ انڈیا نے بعد ازاں فوج کشی کر کے ان ریاستوں پر قبضہ کر لیا۔ ریاست جموں و کشمیر کے علاوہ باقی ریاستوں میں مسلمان اقلیت میں تھے اس لیے پاکستان نے صرف مسلم اکثریتی ریاست جموں و کشمیر کے حوالے سے عوامی حقوق کا سوال اٹھایا۔

www.ilmkidunya.com

☆☆☆☆☆

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر 5۔ ہندوستان میں انگریز نوآبادیاتی نظام کا حال بیان کیجئے۔

جواب

نوآبادیاتی نظام

یورپی اقوام نے ایشیا اور افریقہ کے دیگر ممالک پر اپنا اقتدار قائم کر کے جو نظام حکومت قائم کیا اسے نوآبادیاتی نظام کہتے ہیں۔

بنیادی مقصد:

نوآبادیاتی نظام بنیادی طور پر غیر ملکی حکمرانوں کے مفادات کی حفاظت اور فروغ کے لیے قائم کیا جاتا ہے۔ اس کا ایک مقصد یہ ہوتا ہے کہ دوسرے ممالک میں اپنا اقتدار قائم کر کے وہاں کے وسائل کو حاکم قوم اپنے فائدے کے لیے استعمال کرے۔

ہندوستان میں انگریزوں کا نوآبادیاتی نظام

ہندوستان میں انگریزوں کے نوآبادیاتی نظام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

واسکوڈے گاما:

1498ء میں پرتگالی جہاز ران واسکوڈے گاما، راس امید کا چکر کاٹ کر مشرقی افریقہ کے ساحل پر پہنچا۔ وہاں سے ایک عرب جہاز ران کی مدد حاصل کر کے وہ جنوبی برصغیر کی بندرگاہ کالی کٹ پہنچا۔ کالی کٹ کے ہندو راجا نے پرتگالی جہاز رانوں کی خوب آؤ بھگت کی اور تجارت کے لیے خاصی مراعات دیں۔ آہستہ آہستہ پرتگالیوں نے یہاں آ کر آباد ہونا شروع کر دیا۔

ولندیزی، ہسپانوی، فرانسیسی:

یورپ کی دوسری اقوام خصوصاً ولندیزی، ہسپانوی، فرانسیسی اور انگریز نے بھی دوسرے براعظموں میں قدم جمانے شروع کر دیے۔ پہلے ان اقوام نے تجارت کا نام لے کر مقامی آبادی کو لوٹا پھر آہستہ آہستہ اپنے قدم مضبوطی سے جمانے شروع کر دیے۔ اس طرح انھوں نے اپنی نوآبادیات قائم کر لیں۔ افریقہ اور ایشیا میں رہنے والے مسلمانوں کی غلامی کے دور کا آغاز یہیں سے ہوا۔

پرتگالیوں کا قبضہ:

برصغیر میں واسکوڈے گاما کی آمد کے بعد یورپی تاجروں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ سولھویں صدی عیسوی میں چونکہ مقامی حکمرانوں میں نفاق تھا۔ اور ان کی فوجی قوت بھی بہت کمزور تھی۔ اس لیے پرتگالیوں نے گوا (بھارت) اور اردگرد کے ساحلی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ انھوں نے ان علاقوں کے باشندوں پر کافی ظلم کیے اور خوب دولت سمیٹی۔

انگریزوں کے حملے:

پرتگالیوں کی دیکھا دیکھی یورپ کی کئی دیگر اقوام نے بھی برصغیر سے تجارت شروع کی۔ ان میں فرانسیسی اور انگریز قابل ذکر ہیں۔ فرانسیسیوں نے انگریزوں کی طرح تجارت کی غرض سے پانڈی چری (بھارت) کے ساحلی علاقے میں قدم جمانے شروع کر دیے اور تجارت کے ساتھ ساتھ برصغیر میں اپنا اقتدار قائم کرنا شروع کیا۔ انگریزوں کے سامنے فرانسیسیوں کی زیادہ نہ چل سکی۔ انگریزوں نے فرانسیسیوں کو برصغیر سے نکال دیا اور وہ اپنے اقتدار کو تیزی سے بڑھانے لگے۔

ایسٹ انڈیا کمپنی:

برطانیہ کی ایسٹ انڈیا کمپنی نے مغل بادشاہ جہانگیر سے 1609ء میں برصغیر میں تجارت کی اجازت حاصل کرنے کی درخواست کی کیپٹن ہاکنز نے سورت

کے مقام پر تجارتی کوٹھی قائم کی۔ 1613 میں جہانگیر نے چنائی میں مزید تجارتی کوٹھیاں قائم کرنے کی اجازت دی۔ انگریز ڈاکٹر نے جہانگیر کی بیٹی کا علاج کیا ڈاکٹر کی سفارش پر کمپنی کے ٹیکس معاف کر دیے گئے۔ 1680 میں عالمگیر نے دوبارہ سورت میں تجارتی کوٹھی قائم کرنے کی اجازت دی۔

جنگ پلاسی:

اٹھارھویں اور انیسویں صدی عیسوی میں انگریزوں نے مقامی حکمرانوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سازشوں سے برصغیر کے بیشتر علاقوں کو اپنے قبضے میں کر لیا۔ انگریزوں کے نوآبادیاتی اقتدار میں تیزی سے اضافہ 1757ء کی جنگ پلاسی سے ہوا جب انھوں نے میر جعفر کو اپنے ساتھ ملا کر بنگال کے حکمران نواب سراج الدولہ کو شکست دی۔ 1764 میں بکسر کی لڑائی میں مغل بادشاہ شاہ عالم ثانی اور میر قاسم کو شکست دے کر انگریزوں نے اودھ اور بنگال پر قبضہ کر لیا۔

میسور کی لڑائی:

میسور کی طاقتور مسلمان ریاست کے حاکم حیدر علی نے انگریزوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کا جواں مردی سے مقابلہ کیا۔ حیدر علی کی وفات کے بعد ان کے بیٹے سلطان فتح علی خان ٹیپو بنے انگریزوں کے خلاف جہاد جاری رکھا۔ انگریزوں نے نظام حیدر آباد اور مرہٹوں سے ساز باز کر کے 1799ء میں میسور کی لڑائی میں سلطان ٹیپو کو شہید کر دیا۔ سلطان ٹیپو کی شہادت کے بعد میسور کے علاقے پر انگریزوں کا قبضہ ہوا اور انگریز برصغیر کے مغربی علاقوں یعنی پنجاب اور سرحد (خیبر پختونخوا) تک پہنچ گئے۔

جنگ آزادی:

1857ء میں برصغیر کے رہنے والوں نے انگریزوں کی حکومت کو ختم کر کے اپنی آزادی اور خودمختاری بحال کرنے کی کوشش کی مگر انہیں ناکامی ہوئی۔ اس طرح برصغیر پر انگریزوں کا نوآبادیاتی راج مکمل طور پر قائم ہو گیا۔

پاکستان کی آزادی:

1858ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو ختم کر دیا گیا اور برصغیر کو تاج برطانیہ کی براہِ راست عمل داری میں دے دیا گیا۔ برصغیر میں حکومت برطانیہ کا نوآبادیاتی راج 1947 تک قائم رہا۔ 14 اگست 1947 کو برطانوی راج ختم ہوا۔ اس طرح پاکستان اور بھارت آزاد ممالک کے طور پر قائم ہوئے۔

حاصل کلام

برصغیر کی مقامی طاقتیں کمزور منصوبہ بندی، محدود وسائل اور اندرونی سازشوں کی وجہ سے بیرونی طاقتوں کا مقابلہ نہ کر سکیں اور برصغیر میں 1857 سے لے کر 1947 تک (90) سال انگریز نوآبادیاتی نظام قائم رہا۔

سوال نمبر 6۔ قیام پاکستان میں قائداعظم کا کردار بیان کریں۔

جواب

قیام پاکستان میں قائداعظم کا کردار

قیام پاکستان میں قائداعظم کے کردار کی تفصیل بیان کرنے سے پہلے ان کے حالات زندگی کا مختصراً ذکر درج ذیل ہے۔

قائداعظم کے حالات زندگی

یوں دی ہمیں آزادی کہ دنیا بنوں حیران
اے قائداعظم تیرا احسان ہے احسان

قائداعظم محمد علی جناحؒ 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام پونجا جناح تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل

www.ilmkidunya.com

کی۔ 1892ء میں میٹرک کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے آپ لندن چلے گئے وہاں لنکن ان کالج (موجودہ یونیورسٹی) میں قانون کی تعلیم حاصل کی۔ 1896ء میں بمبئی (ممبئی) میں وکالت شروع کر دی۔ 1913ء میں مسلم لیگ کی رکنیت اختیار کی۔ ظہور پاکستان کے بعد پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ 11 ستمبر 1948ء کو کراچی میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

قائداعظم کی خدمات

سفیر امن:

1916ء میں قائداعظم نے میثاق لکھنو کے تحت دونوں قوموں (ہندوؤں اور مسلمانوں) کو آپس میں متحد کر دیا۔ مسلمانوں کے لیے ہندوؤں سے جداگانہ انتخاب کا حق منوالیا اور سفیر امن کا خطاب پایا۔

دستوری اصلاحات:

آپ نے 1913ء میں ہندو راہنما گوکھلے کے ساتھ مل کر برطانیہ میں نئی دستوری اصلاحات کا مطالبہ کیا، پھر 1919ء کی دستوری اصلاحات کے لیے قائداعظم کی کوششیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔

رولٹ ایکٹ کی مذمت:

1919ء میں سر سڈنی رولٹ نے ایک ایکٹ پاس کروایا جسے رولٹ ایکٹ کا نام دیا گیا۔ یہ ایک کالا قانون تھا اس میں انتظامیہ کو لامحدود اختیارات دیے گئے اور شہریوں کے حقوق پامال کیے گئے۔ قائداعظم نے اس کے خلاف آواز بلند کی اور حکومت برطانیہ سے کہا کہ جو قوم امن کے زمانے میں کالے قانون بناتی ہے وہ مہذب قوم نہیں ہو سکتی۔

تجاویز دہلی:

1927ء تجاویز دہلی میں قائداعظم نے جداگانہ انتخاب کے حق سے دستبردار ہو کر کانگرس سے تعاون کا عندیہ دیا جو پورا نہ ہو سکا۔

چودہ نکات:

1928ء میں نہرو رپورٹ کو مسترد کر کے 1929ء میں چودہ نکات پیش کیے جس سے مسلمانوں کی منزل متعین ہو گئی۔

گول میز کانفرنس:

1930-31ء میں شرکت کر کے مسلمانوں کے قومی تشخص کو برقرار رکھا۔

مسلم لیگ کی قیادت:

مسلم لیگ کی قیادت سنبھالنے کے بعد مردہ مسلم لیگ میں جان ڈال کر تحریک آزادی کو آگے بڑھایا۔

یوم نجات:

1937ء میں کانگرس نے اکثریت کے بل بوتے پر 11 میں سے 7 صوبوں میں اپنی وزارتیں تشکیل دیں اور مسلمانوں کو معاشرتی اور سیاسی لحاظ سے تباہ کرنے کی کوشش کی۔ آپ نے اپنی سیاسی بصیرت سے ان سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور بالآخر کانگرس نے وزارتوں سے استعفیٰ دے دیا۔ لہذا آپؒ نے اظہار تشکر کے لیے 22 دسمبر 1939ء کو مسلمانوں سے یوم نجات منانے کی اپیل کی۔

متفقہ لیڈر:

اکتوبر 1937ء میں لکھنؤ میں مسلم لیگ کے اجلاس میں قائداعظم کو متفقہ طور پر مسلمانوں کا لیڈر تسلیم کر لیا گیا جس کے بعد آپؒ نے ملک گیر ہنگامی دورے کیے۔

www.ilmkidunya.com

قرارداد لاہور:

1940ء میں منٹو پارک (موجودہ اقبال پارک) میں مسلم لیگ کے اجلاس میں اپنے خطاب میں آپ نے دو قومی نظریے کی وضاحت کی جو پاکستان کی بنیاد بنا۔

مفاہمتی پالیسی:

آپؒ نے 1940ء سے 1945ء کے درمیانی عرصہ میں ایک طرف حکومت اور سیاسی جماعتوں کے درمیان اور دوسری طرف مسلم لیگ اور کانگرس کے درمیان مفاہمت پیدا کرنے کی کئی کوششیں کیں جن میں کرپس مشن، جناح گاندھی مذاکرات اور شملہ کانفرنس وغیرہ قابل ذکر ہیں

انتخابات میں کامیابی:

1945-46 کے مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں کامیابی قائداعظم ہی کی محنت کا ثمر ہے۔

قیام پاکستان:

انھوں نے دونوں قوموں (انگریزوں و ہندوؤں) کی سازشوں کا جال ختم کر دیا۔ آخر کار ارڈ ماؤنٹ بیٹن نے 3 جون، 1947ء کا منصوبہ پیش کر کے قیام پاکستان کی حامی بھر لی اور 14 اگست 1947ء کو پاکستان عالم وجود میں آ گیا۔

حاصل کلام:

قائداعظم کی شخصیت نے جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کی تقدیر بدل دی۔ انگریزوں اور ہندوں کو ہندوستان کی تقسیم کرنے پر مجبور کر دیا۔

تم اپنے ہیں طوفان سے کشتی نکال کے
اس ملک کو رکھنا میرے بچو سنبھال کے

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 7۔ درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) کرپس مشن **(ب) شملہ کانفرنس**

جواب

کرپس مشن 1942

1942ء میں حکومت برطانیہ نے سر سٹیفورڈ کرپس کی قیادت میں ہندوستان کی سیاسی اور آئینی مسائل کے حل کے لیے ایک مشن برصغیر بھیجا جسے کرپس مشن کہتے ہیں۔

کرپس مشن کا کی تجاویز

☆ جنگ کے بعد برصغیر تاج برطانیہ کے ماتحت ہوگا لیکن اندرونی اور بیرونی معاملات میں برطانوی حکومت کسی طرح کی دخل اندازی سے گریز کرے گی۔

☆ دفاع، امور خارجہ، مواصلات وغیرہ سمیت تمام شعبے ہندوستانیوں کے سپرد کیے جائیں گے۔

☆ آئین سازی کے لیے ایک مرکزی اسمبلی منتخب کی جائے گی جس کے چناؤ کا اختیار صوبائی قانون ساز اسمبلیوں کے ارکان کو حاصل ہوگا۔ آئین مکمل ہو گیا تو اسے ہر صوبے کی توثیق کے لیے بھیجا جائے گا۔ جو صوبے آئین کو پسند نہیں کریں گے وہ بااختیار ہوں گے کہ مرکز سے علیحدہ ہو کر اپنی آزاد حیثیت قائم کر لیں۔ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مناسب اقدام اٹھائے جائیں گے۔

مسلم لیگ کا ردعمل:

کرپس مشن تجاویز میں مسلم لیگ کا الگ وطن کا مطالبہ ماننے کا اشارہ موجود تھا یعنی مسلم اکثریت والے صوبے آئین کو مسترد کر کے اپنی جداگانہ حیثیت قائم کر سکتے تھے۔ یوں پاکستان کی تخلیق کا امکان موجود تھا۔ اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے بھی مسلم لیگ نے اپنے اطمینان کا اظہار کیا۔

www.ilmkidunya.com

کافی غور وفکر کے بعد قائداعظم اور آل انڈیا مسلم لیگ نے اس بنیاد پر کرپس تجاویز کو ماننے سے انکار کر دیا کہ پاکستان کے مطالبے کو صاف صاف الفاظ میں اور فوری طور پر تجاویز میں تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔ کیونکہ برصغیر کے مسلمان قرارداد پاکستان میں ہندوستان کی تقسیم کا مطالبہ کر چکے تھے۔

کانگرس کا ردعمل:

گاندھی اور ان کی سیاسی جماعت انڈین نیشنل کانگرس نے بھی تجاویز کو مسترد کر دیا۔ انھوں نے صوبوں کو آئین کے مسترد کرنے والے اختیار کو سخت ناپسند کیا۔ تقسیم کے حوالے سے کسی بھی قسم کی واضح یا مبہم تجویز کو کانگرس ماننے پر آمادہ نہیں تھی۔ کیونکہ جنگ عظیم دوم (45-1939) میں انگریزوں کے اکھڑتے ہوئے پاؤں دیکھ کر کانگریس طے کر چکی تھی کہ اب برصغیر کے مستقبل کا فیصلہ انگریزوں کی بجائے جاپانی کریں گے۔

حاصل کلام:

کرپس نے تمام سیاسی پارٹیوں کو چند نکات پر متفق کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ کرپس نے ناکامی کی ذمہ داری خود قبول کر لی اور کسی جماعت کو اس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا

☆☆☆☆☆

(ب) شملہ کانفرنس (1945)

ویول پلان پر غور کرنے کے لیے مختلف سیاسی جماعتوں کے ارکان کو 1945 میں شملہ کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی لہٰذا شملہ کانفرس کی تفصیل بیان کرنے کی بجائے ویول پلان کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔

ویول پلان:

مستقبل کا دستور برصغیر کی تمام سیاسی طاقتوں کی مرضی سے بنایا جائے گا۔

گورنر جنرل کی انتظامی کونسل بنائی جائے گی اور کونسل میں برصغیر کی سیاسی قوتوں کے نمائندے شریک کیے جائیں گے۔ ان میں چھ ہندو اور پانچ مسلمان ہوں گے۔

گورنر جنرل اپنی انتظامی کونسل کی صدارت کرے گا اور کمانڈر انچیف کے علاوہ دوسرے تمام ارکان کونسل کا تعلق برصغیر سے ہوگا۔ ارکان کا چناؤ گورنر جنرل کرے گا۔

مرکز میں انتظامی کونسل کو تشکیل دینے کے بعد تمام صوبوں میں بھی انتظامی کونسلیں منظم کی جائیں گی۔

شملہ کانفرنس کا انعقاد:

ویول پلان پر غور کرنے کے لیے مختلف سیاسی جماعتوں کے ارکان کو 1945ء میں شملہ کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔

کانفرنس کے شرکا:

☆ کانفرنس میں کانگرس کی طرف سے پنڈت نہرو، ابوالکلام آزاد اور راجندر سنگھ

☆ مسلم لیگ کی طرف سے قائداعظم، لیاقت علی خاں اور سردار عبدالرب نشتر

☆ تمام صوبوں کے وزرائے اعلیٰ یونینیسٹ اور دیگر پارٹیوں کے نمائندے شریک ہوئے۔

کانفرنس کی ناکامی:

www.ilmkidunya.com

بڑی توقعات کے ساتھ شملہ کانفرنس منعقد ہوئی کانگرس خوش تھی کہ اسے حکومت سازی کا موقع ملنے والا تھا۔ البتہ اس نے کانفرنس میں شرکت سے پہلے ہی وضاحت کر دی تھی کہ وہ برصغیر کی تقسیم کے کسی فارمولے کو نہیں مانے گی۔ وائسرائے ایگزیکٹو کونسل پر گفتگو کا آغاز ہوا تو پانچ مسلمان ارکان کی نامزدگی کا مسئلہ درپیش ہوا۔ قائداعظم نے موقف اختیار کیا کہ **پانچوں مسلم ارکان کو مسلم لیگ نامزد کرے گی**۔ کانگرس چاہتی تھی کہ ایک مسلمان نشست اسے ملے اور اس پر **ابوالکلام** آزاد کا تقرر ہو۔ قائداعظم ڈٹ گئے کیونکہ وہ صرف اور صرف مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت منوانا چاہتے تھے۔ وائسرائے نے ابوالکلام آزاد کی بجائے پنجاب کے وزیر اعلیٰ اور یونینیسٹ پارٹی کے سربراہ **ملک خضر حیات** کی نامزدگی پر قائداعظم کو راضی کرنا چاہا لیکن وہ اپنے موقف پر قائم رہے۔ وہ چاہتے تھے کہ حکومت اور کانگرس صرف مسلم لیگ کو مسلمانوں کی نمائندگی کرنے کا حق دار مان لیں۔ تینوں فریق متفق نہ ہو سکے اور شملہ کانفرنس کوئی نتیجہ اخذ کیے بغیر ختم ہو گئی۔

قائداعظم کا موقف:

قائداعظم نے کہا کہ شملہ کانفرنس میں پیش ہونے والا ویول پلان دراصل وائسرائے اور گاندھی کا پھیلایا گیا مشترکہ جال تھا۔ اگر مسلم لیگ پلان قبول کر لیتی تو اسے پاکستان کے حصول میں کبھی کامیابی نہ ہوتی۔

قائداعظم کے موقف کی صداقت:

قائداعظم کا مؤقف درست ثابت ہوا اگلے سال میں ہونے والے عام انتخابات 46-1945ء کے نتائج نے ثابت کر دیا کہ مسلمان صرف اور صرف مسلم لیگ کے ساتھ تھے۔ انھوں نے کانگرس، یونینیسٹ پارٹی اور مسلم مذہبی جماعتوں کو مسترد کرتے ہوئے مسلم لیگ کو ووٹ دے کر اپنی مکمل نمائندگی کا اختیار دے دیا۔ انتخابی نتائج نے قائداعظم کی فراست اور ان کے موقف کے صداقت کا ثبوت فراہم کر دیا۔

☆☆☆☆☆

سوال نمبر 8۔ درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) سی آر فارمولا **(ب) کرپس مشن اور کابینہ مشن کا تقابلی جائزہ**

جواب:

(الف) سی۔آر۔فارمولا

سی آر فارمولا کی وضاحت یوں بیان کی جا سکتی ہے۔

تعارف:

جب انگریز حکومت نے گاندھی کی ہندوستان چھوڑو تحریک کو سختی سے کچل دیا اور اسے جیل میں ڈال دیا تو اس کی تحریکوں میں جان نہ رہی گاندھی نے چکروتی راج گوپال اچاریہ کو استعمال کیا۔ انہوں نے ایک فارمولا پیش کیا جسے سی آر فارمولا کہتے ہیں۔

فارمولے کی حتمی شکل:

مارچ 1944ء میں گاندھی اور راج گوپال اچاریہ نے ایک فارمولے کو حتمی شکل دی۔ جیل سے ہی ہندو مسلم مسائل پر گاندھی اور قائداعظم کے

درمیان خط و کتابت جاری رہی۔

قائداعظم کو فارمولے سے آگاہی:

قائداعظم کو فارمولے کی تفصیلات سے 8 اپریل 1944 کو آگاہ کیا گیا۔ سی، آر، فارمولے کے اہم نکات درج ذیل تھے۔

فارمولا کے اہم نکات:

سی آر فارمولا کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

یہ فارمولا کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان **سمجھوتے کی وہ بنیاد** ہے جس پر گاندھی اور قائداعظم متفق ہوں گے اور وہ اپنی اپنی جماعتوں سے منظور کرانے کی کوشش کریں گے۔

جنگ عظیم دوم ختم ہوگی تو ایک مخصوص کمیشن قائم کیا جائے گا جو ہندوستان کے شمال مشرق اور شمال مغرب کے ایسے متصلہ اضلاع کی حدود کا تعین کرے گا جہاں مسلمانوں کی قطعی اکثریت ہے۔ علیحدہ مملکتوں کے قیام کا فیصلہ ہوا تو **سرحدوں پر رہائش پذیر عوام** دونوں میں سے کسی ایک ریاست میں شامل ہونے کا فیصلہ کریں گے۔

آل انڈیا مسلم لیگ ہندوستان کی آزادی کی حمایت کرتی ہے اور وہ اس بات سے بھی اتفاق کرتی ہے کہ وہ **عبوری حکومت** کے قیام میں آل انڈیا نیشنل کانگرس کے ساتھ مل کر کام کرے گی۔

اگر **استصواب رائے** کا فیصلہ ہوا تو سیاسی جماعتوں کو عوام کے سامنے اپنا اپنا موقف پیش کرنے اور انھیں اپنے حق میں قائل کرنے کے لیے مہم چلانے کا اختیار ہوگا اور وہ پورا پراپیگنڈہ کر سکیں گے۔

اگر علیحدہ مملکتوں کے قیام کا فیصلہ ہوا تو دونوں فریق ریاستی اور حکومتی امور پر باہم **معاہدوں پر دستخط** کریں گے۔

اگر **آبادی کا تبادلہ** کرنا مقصود ہو تو صرف رضا کارانہ بنیادوں پر ہوگا۔

فارمولے پر عمل صرف اسی صورت ہوگا اگر حکومت برطانیہ ہندوستان پر حکومت کرنے کے حق سے دستبردار ہو جائے اور سارے اختیارات مقامی لوگوں کو منتقل ہو جائیں۔

قائداعظم کا ردعمل

قائداعظم نے مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے مشورے سے سی آر فارمولے کو مسترد کر دیا۔

☆☆☆☆☆

www.ilmkidunya.com

(ب) کرپس مشن اور کابینہ مشن کا تقابلی جائزہ

کرپس مشن 1942	کابینہ مشن 1946	تقابلی جائزہ
1۔ جنگ کے بعد برصغیر تاجِ برطانیہ کے ماتحت ہوگا لیکن اندرونی اور بیرونی معاملات میں برطانوی حکومت کسی طرح کی دخل اندازی سے گریز کرے گی۔	1۔ برصغیر کو ایک یونین کی شکل دی جائے گی۔ یونین میں تمام صوبے اور متعدد ریاستیں شامل ہوں گی۔ ایک وفاق بنایا جائے گا۔ مرکز کے پاس دفاع، امور خارجہ اور مواصلات کے محکمے ہوں گے۔ مرکز کو محصولات عائد کرنے کا اختیار ہوگا۔ باقی امور صوبوں کے حوالے کر دیے جائیں گے۔	1۔ کرپس مشن میں صرف ایک رکن پر مشتمل تھا جبکہ کابینہ مشن میں تین ارکان شامل تھے
2۔ دفاع، امورِ خارجہ، مواصلات وغیرہ تمام شعبے ہندوستانیوں کے سپرد کر دیے جائیں گے۔	2۔ صوبوں کو درج ذیل تین گروپوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ گروپ اے: بمبئی (ممبئی) مدارس، یو۔پی، بہار، اڑیسہ، سی۔پی گروپ بی: پنجاب، سرحد (خیبر پختونخوا) سندھ گروپ سی: بنگال، آسام یہ ایک نئی نوعیت کا وفاق ہوگا جس میں مرکزی تنظیم، صوبائی تنظیم اور گروپ تنظیم بنائی جائے گی۔ صوبے اور ریاستیں مرکزی قانون ساز اسمبلی اور کابینہ میں نشستیں حاصل کریں گے۔ اس کا دارومدار اُن کی آبادی پر ہوگا۔ آبادی کے تناسب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہر صوبہ کو نمائندگی دی جائے گی۔	2۔ دونوں مشنوں میں مستقبل کی ریاستوں کا خاکہ موجود تھا۔ کرپس مشن میں کہا گیا جو صوبے آئین کو پسند نہیں کریں گے وہ بااختیار ہوں گے کہ مرکز سے علیحدہ ہو کر اپنی آزاد حیثیت قائم کر لیں۔ کابینہ مشن میں گروپ بی اور گروپ سی کی صورت میں برصغیر کی تقسیم کا واضح تصور دیا گیا۔
3۔ آئین سازی کے لیے ایک مرکزی اسمبلی منتخب کی جائے گی جس کے لیے چناؤ کا اختیار صوبائی قانون ساز اسمبلیوں کے ارکان کو حاصل ہوگا۔ آئین مکمل ہو گیا تو اسے ہر صوبے کی توثیق کے لیے بھیجا جائے گا۔ جو صوبے آئین کو پسند نہیں کریں گے وہ بااختیار ہوں گے کہ وہ مرکز سے علیحدہ ہو کر اپنی آزاد حیثیت قائم کر لیں۔	3۔ صوبائی اسمبلیوں کے ارکان مرکزی آئین ساز اسمبلی کا انتخاب کریں گے۔ مرکزی آئین ساز اسمبلی پورے برصغیر کے لیے آئین تشکیل دے گی۔ مرکزی آئین بن جائے گا تو تینوں صوبائی گروپ اپنے اپنے آئین بنائیں گے۔	3۔ کرپس مشن کی تجاویز کے مطابق برصغیر تاجِ برطانیہ کے ماتحت ہوگا جبکہ کابینہ مشن کی تجاویز میں کہا گیا کہ برصغیر کو ایک یونین کی شکل دی جائے گی

www.ilmkidunya.com